قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

1938 - 2013

PLATINUM JUBILEE

MAJLIS KHUDDAMUL AHMADIYYA

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ كَمِشْكٰوۃٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

شمارہ 5 | مئی 2013 ہجرت 1392 ہش | جلد 32

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کرامؓ کی اطاعت کے بارے میں فرماتے ہیں:

بِاَجْنِحَۃِ الْاَشْوَاقِ طَارُوْا اِطَاعَۃً

وَصَارُوْا جَوَارِحَ لِلنَّبِیِّ الْمُوَقَّرِ

وہ فرمانبرداری کرتے ہوئے شوق کے پروں کے ساتھ اُڑے

اور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے دست و بازو بن گئے۔

پلاٹینم جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کی طرف سے منعقد تقریب میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان خطاب فرماتے ہوئے۔

اس موقعہ پر خدام میراتھن دوڑ میں حصہ لیتے ہوئے

ماہ مارچ میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے فری آئی کیمپ منعقد کیا گیا
محترم ناظر صاحب اعلیٰ اس موقعہ پر افتتاحی دُعا کرواتے ہوئے

اس موقعہ پر ڈاکٹر رندھاوا صاحب مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے

پیس سیمپوزیم سکندرآباد، آندھرا پردیش کا منظر

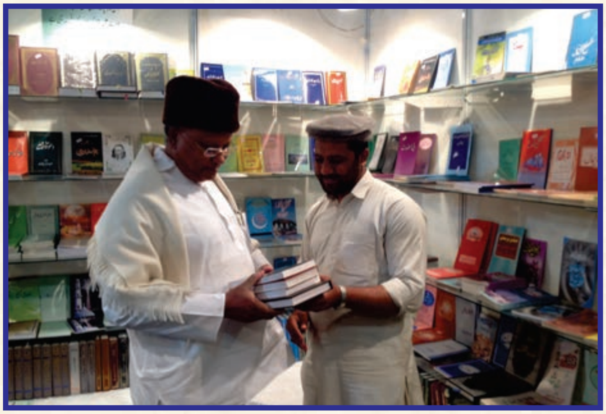

دہلی بُک فیئر کے موقعہ پر مکرم سید عبدالہادی کاشف صاحب
مبلغ سلسلہ معززین کو لٹریچر دیتے ہوئے

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان　قادیان

''قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح کے
بغیر نہیں ہو سکتی''
(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 32 ہجرت 1392 ہش مئی 2013ء شمارہ 5

نگران: محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
عطاء المجیب لون

نائبین
عطاء الٰہی احسن غوری، محمد نور الدین، کے۔طارق احمد

منیجر : رفیق احمد بیگ
مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبد الہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری
انٹرنیٹ ایڈیشن و کمپوزنگ: سید اعجاز احمد آفتاب
ٹائٹل پیج : تسنیم احمد بٹ
دفتری امور : عبد الرب فاروقی۔مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک 200 روپے　بیرون ملک :50 امریکن $　یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیاپاشیاں

☆ آیات القرآن 2
☆ انفاخ النبی ﷺ 3
☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 4
☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5
☆ اداریہ 6
☆ نظم 8
☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تاریخی انٹرویو 10
☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی مثالی اطاعت 17
☆ مجاہدین تحریک جدید متوجہ ہوں 25
☆ محسن انسانیت 27
☆ حاصل مطالعہ 29
☆ عصر حاضر کے نوجوانوں کے مسائل کا حل 31
☆ رپورٹس جلسہ یوم مسیح موعود 33
☆ پلاٹینم جوبلی کے پروگرام 33
☆ ملکی رپورٹیں 34
☆ THE PURPOSE OF THE ADVENT OF PROMISED MASSIAH 38

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :
Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورہ نور:56)

”اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دئے جائیں گے۔“

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۔ (سورۃ آل عمران آیت : 104)

ترجمہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پاجاؤ۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔ مشکوۃ باب الْاِنْذَارِ وَ التَّحْذِيْرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزِمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ۔ یعنی اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔“

(مسند احمد بن حنبل حدیث حذیفۃ بن الیمان حدیث نمبر 22916)

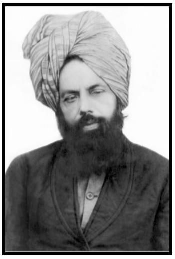

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔'' (رسالہ الوصیت صفحہ :8)

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین معنوں کے لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہیں چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسول کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا کہ دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادۃ القرآن روحا' خزائن جلد 6۔صفحہ 353)

ازافاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ اب اللہ کی رسی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہی ہے، آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔ پس اس رسی کو بھی مضبوطی سے پکڑ رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہوگا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہوگا۔ .... آج ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ اگر فردِ جماعت اس گہرائی میں جا کر حبل اللہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرہ کی بنیاد ڈال رہا ہوگا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 26؍اگست 2005ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 16؍ستمبر 2005 صفحہ 6-7)

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے اللہ یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اس سے اُتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید و نصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔" نامہ الفضل 30؍مئی 2003۔ صفحہ 2)

"یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ اور یہ دائمی دور بھی آپؐ کی ہی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلتے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے۔" (خطبہ جمعہ 27؍مئی 2005ء)

اداریہ:

جماعت اور اُس کا امام

حضرت نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تربیت ہر رنگ میں فرمائی تھی۔ جہاں آپ ﷺ نے اُن کے اخلاق اور روحانی معیار کو بلند کرنے کے کے لئے مختلف تدابیر اختیار فرمائیں وہاں آپ نے اُن کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ اس اُمت میں آئندہ زمانہ میں کیا ہونے والا ہے اور کیا فتنے اُٹھیں گے اور اس کے ساتھ یہ بھی سمجھایا کہ اپنی دینی حالت کو صحیح راستہ پر رکھنے کے لئے کیا صورت اختیار کرنی ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے ان حالات کا ذکر یوں فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكُونُ دُعَاةٌ عَلَى اَبوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ اَجَابَهُم اِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ هُم قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، يَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا. قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي، اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ فَالْزِم جَمَاعَةَ الْمُسلِمِينَ وَاِمَامَهُم فَاِن لَمْ يَكُن لَهُم جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ، فَاعتَزِل تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَو اَنْ تَعَضَّ بِاَصلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدرِكَكَ الْمَوتُ وَاَنتَ كَذٰلِكَ. (سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب العزلة)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کے دروازوں پر بلانے والے پیدا ہونگے جو کوئی ان کی طرف گیا اُس کو وہ جہنم میں ڈال دیں گے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اُن لوگوں کا حال ہم سے بیان کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ لوگ ہماری طرح کے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا اگر میں اُن کو دیکھوں تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی صورت حال میں تو جماعۃ المسلمین اور اُن کے امام کو لازم پکڑ۔ اور اگر تمہیں کوئی جماعت یا امام نظر نہ آئے تو ان تمام فرقوں سے الگ ہو جا چاہے تمہیں درختوں کی جڑوں کو چبا کر گزارا کرنا پڑے اور اسی حال میں تمہے موت آئے۔

ان ارشادات میں یہ واضح ارشاد موجود ہے کہ فتنوں کے حالات میں ایک مسلمان کو اُس جماعت کے ساتھ منسلک رہنا ہے جس کا امام ہو۔ اب یہ ایک اُمتی کا سچے مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس جماعت کو تلاش کرے اور اُس امام کے ساتھ وابستہ ہو جائے جس کے ساتھ وابستہ ہونے کا حکم سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفی ﷺ نے اُس کو دیا ہے۔ اس حدیث میں جماعت مسلمین اور امام کے ساتھ وابستہ ہونے کی تاکید آنحضور ﷺ نے کتنے واضح اور پُر حکمت الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ فتنے پیدا ہونے کی صورت میں جماعت اور امام کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔ اگر ہم امام اور اُس کی جماعت کے ساتھ وابستہ نہیں ہیں تو یقیناً ہمارے بچاؤ کی کوئی ضمانت نہیں اور ان کا آخری نتیجہ آنحضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق جہنم کی صورت میں ظاہر ہونے والا ہے۔ آنحضور ﷺ نے ان فتنوں سے بچنے کی دو ہی صورتیں بیان فرمائی ہیں امام کے ساتھ وابستگی یا پھر جنگل میں عزلت اختیار کرنا۔ ان دونوں صورتوں کی عدم موجودگی میں فتنے جہنم کی طرف لے جانے والا راستہ ہیں۔ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ فتنوں اور اُمت میں طرح طرح کے بگاڑ کے بارے میں حضرت نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اُسی زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود کی بعثت ہوگی جو ۷۳ فرقوں میں سے صحیح اسلامی جماعت کی بنیاد رکھے گا اور یہی وہ جماعت ہوگی جو ایک واجب الاطاعت امام کے ساتھ منسلک ہونے کی وجہ سے ہی جماعت کہلانے کی مستحق ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں بحیثیت احمدی مسلمان ہونے کے امام مہدی علیہ السلام کی جماعت اور اُس کے خلیفہ کے ساتھ مربوط رکھا ہے۔ ہم اللہ کے فضل و احسان سے حدیثِ بالا میں مذکور ارشادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پابندی کرنے والے ہیں۔ یہ سعادت کسی اور کو حاصل نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حدیثِ مذکور میں موجود جماعت اور امام کے ساتھ وابستہ ہونے کی اہمیت کو سمجھیں اس کا مکمل ادراک حاصل کریں۔ اور اخلاص و وفا کے ساتھ، اطاعت کی روح کے ساتھ اپنے امام کے ساتھ وابستہ رہیں۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے موجودہ امام ہیں۔ کسی اور کو جماعت اور امام کی نعمت نصیب نہیں ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور جماعت اور امام کے ساتھ وابستہ رہنے کی اہمیت کو سمجھ کر اخلاص اور اطاعت کی روح کے ساتھ اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (عطاء المجیب لون)

Mansoor
9341965930
Love for All Hatred For None
Javeed
9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines
TRANSPORTERS & FLEET OWNERS
Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu, Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
: 22238666, 22918730

آنے والے نئے منصفوں کے لئے

ارشاد عرشی ملک، اسلام آباد پاکستان

ہاتھ میں ہے ہمارے دُعا کا عصا، اس نئے دور کے ساحروں کے لئے
لے کے آئیں نئی رسیاں سوٹیاں، ہے یہ پیغام جادوگروں کے لئے

شوق سے اپنے ڈھنڈورچی بھیج دو، سارے افسوں گروں کو اکھٹا کرو
کیوں ہراساں ہوتم ہار سے اس قدر، دن مقرر کرو فیصلوں کے لئے

یہ زمانہ ہے شداد و نمرود کا، دھونس کا دھاندلی اور بارود کا
کوئی فرعون ہے کوئی ہامان ہے، خوب موقعے ہیں غارت گروں کے لئے

صرف جبے عمامے ہیں مُلا کا دیں، دل میں ذوقِ یقیں ہے نہ علم الیقیں
مسئلے بانٹتے ان کو صدیاں ہوئیں، حیف ہے ایسے سوداگروں کے لئے

جو غرورِ عبادت جبیں میں لئے، بندگانِ خدا سے نہ گھل مل سکے
اُن کے سجدے یہیں خاک میں رہ گئے، خاک باقی ہے پیشانیوں کے لئے

تیرہ باطن گریزاں رہے نور سے، وہ ہیں مانوس ظلمت کے دستور سے
شب گزیدہ کو کیا روشنی کی طلب، دن تو آفت ہے چمگادڑں کے لئے

ہم موحد ہیں رسمی مقلد نہیں، خود گھڑے ضابطوں کے مقید نہیں
ہم کو جکڑو نہ رسموں کی زنجیر میں، یہ تو تنکے ہیں ہم سرپھروں کے لئے

پیچ کر ہم نے خود کو خدا پا لیا، منزلِ گم شدہ کا پتہ پا لیا
جھکنے والوں نے ہے کیا سے کیا پا لیا، رفعتیں وقف ہیں عاجزوں کے لئے

اپنے الفاظ کیا، اپنے جذبات کیا، عرشی بے نوا تیری اوقات کیا
پھر بھی اپنی گواہی قلم بند کر، آنے والے نئے منصفوں کے لئے

arshimalik50@hotmail.com

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

يُنۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۲﴾

(النحل:12)

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9906722264

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

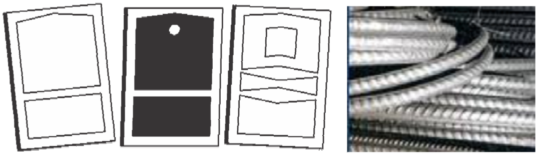

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلافت جوبلی کے موقعہ پر تاریخی انٹرویو

قسط 1

(یہ انٹرویو ماہنامہ تشحیذ الاذہان جنوری فروری ۲۰۱۲ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ادارہ)

(انٹرویو اوّل 8 جنوری 2008)

صدر صاحب: حضور! کیا آپ اپنے بچپن کے بارے میں ہمیں بتا سکتے ہیں۔کچھ ایسے نمایاں واقعات جو آپ بتانا پسند فرمائیں؟

حضور: ویسے تو میں پرانی باتیں یاد رکھا ہی نہیں کرتا کئی باتیں ہیں مثلاً جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات ہوئی ہے تو میں پندرہ سال کا تھا اس وقت۔ اس سے پہلے چھوٹی عمر میں بھی ایک عزت اور احترام ہوتا تھا۔باوجود اسکے کہ وہ میرے نانا تھے کبھی ہم جرأت نہیں کرتے تھے کہ ان کے سامنے بات کریں یا آرام سے چلے جائیں۔ بڑے احترام سے جانا، احترام سے بیٹھنا۔دوسرا یہ کہ خلافت کا احترام بہت تھا اس سلسلہ میں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا جس نے میرے دل میں خلافت کا مزید احترام پیدا کر دیا۔میرے دادا حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سب سے چھوٹے بھائی تھے، وہ ایک دن مجھے ساتھ لے گئے۔(جب حضرت مرزا شریف احمد کی وفات ہوئی تو میں گیارہ سال کا تھا، اسکا مطلب ہے کہ جب مجھے ساتھ لے گئے تو میں نو یا دس سال کا تھا یا شائد اس سے بھی چھوٹا)۔قصرِ خلافت میں ہم گئے، ربوہ میں مسجد مبارک کی طرف سے دروازہ ہوتا تھا، خود وہ نیچے کھڑے ہو گئے اور مجھے اوپر بھیجا کہ جاؤ اور بتاؤ کہ میں ملنے آیا ہوں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ان دنوں بیمار تھے اور اوپر کمرے میں آرام کیا کرتے تھے۔یہ نہیں کہ چھوٹا بھائی ہے تو چل کر گھر میں گھس گئے، پہلے کہا کہ اطلاع کر و جا کر۔اس وقت حضرت چھوٹی آپا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ساتھ ڈیوٹی پر تھیں۔میں نے بتایا کہ دادا، ابا جان ہم کہتے تھے، ملنے آئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بلالاؤ۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ لیٹے ہوئے تھے تو وہاں چھوٹی آپا نے ان کے سرہانے کرسی رکھ دی کہ آئیں گے تو بیٹھ کر باتیں کرلیں گے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اوپر کی منزل میں رہتے تھے۔میں نیچے گیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اوپر بلا لایا۔حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ السلام علیکم کر کے بجائے کرسی پر بیٹھنے کے ان کی چارپائی کے ساتھ نیچے بیٹھ گئے اور پھر بڑے ادب سے احترام سے باتیں ہوئیں اور پھر وہ کھڑے ہوئے اور سلام کر کے اسطرح احترام سے نکلے ہیں، ایک طرف سے ہو کے کہ اس وقت مجھے مزید خیال ہوا کہ یہ ہے خلافت کا احترام جو عملی شکل میرے دادا نے مجھے دکھائی۔جس جس طرح عمر بڑھتی گئی تو پھر ہمیں احترام کی وجہ سے اور زیادہ جھجک پیدا ہوتی گئی۔خوف ڈر نہیں تھا بلکہ جھجک احترام کی وجہ سے ہوتی تھی۔

طارق بی ٹی: آپ نے فرمایا ہے کہ وہ آپ کے نانا تھے اور رشتہ داری کا بھی ایک لحاظ ہوتا ہے؟

حضور: وہ میرے نانا تھے اور نانا ہونے کی بے تکلفی کی وجہ سے مذاق بھی کرلیا کرتے تھے۔وہ مذاق بھی کرتے تھے اور Enjoy بھی کرتے تھے لیکن اس کے باوجود ہم میں جرأت نہیں ہوتی تھی کہ ہم بھی اسی طرح آگے سے جواب دے دیں، جیسے ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بچے آگے سے جواب دے رہے ہوتے ہیں۔

طارق بی ٹی: آپ کی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کیسے Relationship تھے؟

حضور: (ٹومی کاہلوں کی طرف انگریزی میں) کیا آپ کو سمجھ آئی؟

حضور: کیسی Relations تھیں بہن بھائیوں کے ساتھ؟ میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا اور سب سے چھوٹے بھائی بہن جو ہوتے ہیں ان میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ایک یہ کہ ہر کوئی جو بڑا ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا

یہ کام کر دو اور میرا یہ کام کر دو۔ لیکن بہر حال ہم بہن بھائیوں میں تعلق بھی بڑا تھا خاص طور پر میری سب سے بڑی بہن جو ہیں اور میرے سے Immediate بڑے بھائی جو ہیں ان سے میرا خاص تعلق تھا اور باقی بہن بھائیوں کا بھی احترام اور ادب وغیرہ بڑا تھا۔ کبھی تُو تکار نہیں کی، کبھی بھی سامنے اونچی آواز میں نہیں بولے۔

صدر صاحب: حضور بچپن کا کوئی ذاتی یا جماعت کے حوالہ سے ایسا واقعہ جو پھوپھی یا بہن بھائیوں کے ساتھ ہو جسے حضور Share کرنا چاہیں۔

حضور: تربیت ہماری یہ تھی کہ بچپن سے ہی اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کے ساتھ منسلک تھے اور میرے بڑے بھائی زعیم محلہ تھے، وہ خدام الاحمدیہ میں جاتے ہی زعیم بن گئے تھے اور میں ابھی اطفال میں تھا۔ وہ تین سال بڑے تھے۔ زعیم ہونے کے لحاظ سے میں ان کی اور بھی عزت کرتا تھا۔

طارق بی ٹی: تو کیا اس طرح وہ آپ کو Instructions بھی زیادہ دیتے تھے؟

حضور: نہیں۔ وہ اس طرح نہیں بلکہ جس طرح باقیوں کو نارمل Treat کرتے تھے اسی طرح مجھے بھی کرتے تھے۔

صدر صاحب: حضور کی Hobbies اور Interests کے بارہ میں کچھ جاننا چاہتے ہیں۔

حضور: As such تو میری کوئی بھی Hobbies نہیں تھیں مگر باقاعدہ گیم ہم ضرور کیا کرتے تھے۔ دوسرے ہمارے والد صاحب کو شکار کا بڑا شوق تھا۔ ہر ہفتہ میں چھٹی کے دن وہ شکار پر جاتے تھے اور ہمیں ساتھ لے جاتے تھے۔ شروع کے زمانے میں ربوہ میں کچی سڑکیں ہوتی تھیں اور ربوہ کے ساتھ کا علاقہ جنگل کی طرح تھا۔ ہمارے بچپن میں اتنا آباد نہیں ہوا تھا۔ ہم پیدل ہی جاتے تھے اور ربوہ سے باہر نکلتے ہی شکار شروع ہو جاتا تھا۔ اب تو ربوہ میں اتنی ایئر گنز ہیں کہ انہوں نے شکار کو ختم ہی کر دیا ہے۔

طارق بی ٹی: کوئی خاص چیز جس کا شکار کیا کرتے تھے؟

حضور: فاختہ، خرگوش، تیتر اور اس کے علاوہ کبوتر بھی مل جایا کرتے تھے۔ اس لئے بچپن سے ہی اس کا شوق تھا۔ ہمارے پاس ایئر گن ہوتی تھی۔ ہم دونوں بھائی کچھ فرق سے تھے اس لئے خود بھی نکل جاتے تھے۔ جلسے کے بعد وہاں پرالی آیا کرتی تھی، Rice stalk کو پرالی کہتے ہیں۔ وہ وہاں پڑی ہوتی تھی اور اس میں فاختائیں اور چڑیاں وغیرہ بہت آتی تھیں۔ ایئر گن ہوتی تھی اس سے (ہم) بڑے نشانے لیا کرتے تھے۔ اسکے بعد خوب بھون کر اس کے تکے بھی بنا کر کھایا کرتے تھے۔

بہر حال اس لحاظ سے یہ (شکار) بھی ایک ہابی رہی کہ بڑے ہو کر جب بھی وقت ملتا تھا یا سیزن آتا تھا تو ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور شکار کیلئے جاتے تھے۔

اس کے علاوہ شام کو ہم باقاعدہ گیمز بھی کرتے تھے۔ ہمارے گھر کے سامنے گراؤنڈ ہوتی تھی۔ اس وقت بہت گھر نہیں بنے ہوئے تھے بس شروع کے چند ایک گھر تھے اور ایک بہت بڑا خالی میدان ہوتا تھا۔ وہاں بڑے کرکٹ کھیلا کرتے تھے اور ہم بیٹھ کر ان کو دیکھا کرتے تھے۔ اسکے بعد ہی شاید شوق Develop ہو گیا۔ فخر (صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے) کے دادا کی ایک ٹیم ہوتی تھی اور وہ اس کے کیپٹن ہوتے تھے۔ اس میں ان کے بھائی اور بہت سے اور لوگ کرکٹ کھیلتے تھے۔ اکثر ان میں سے فوت ہو چکے ہیں یا اَسی پچاسی سال کی عمر کو Touch کر رہے ہیں۔ ہم سارا دن بیٹھ کر ان کو دیکھا کرتے تھے۔

مستقل گیم کرکٹ یا بیڈمنٹن وغیرہ باہر جا کر کھیلتے رہے ہیں۔

طارق بی ٹی: کیا شکار کا شوق آپ کو بچپن سے ہی تھا؟

حضور: ابّا کے ساتھ جا جا کر بچپن سے ہی شوق ہو گیا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ہمیں اتنا چلاتے تھے کہ ہم لوگ تھک جاتے تھے۔ جس دن خرگوش کا شکار ہوتا تو اس دن مشکل پڑ جاتی تھی کیونکہ اٹھا کر لانا بڑا مشکل ہوتا تھا۔

طارق بی ٹی: یہاں کے لوگ بہت نرم دل ہیں۔ صدر صاحب سے بھی عموماً یہی بات ہوتی ہے کہ چھوٹی سی عمر میں سکولوں میں ایسا نرم دل بنا دیتے ہیں کہ شکار کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔

حضور: آپ نرم دل ہیں؟ یہاں تو شکار کا میگزین آتا ہے۔ اس میں بارہ سال

کے بچے بچیاں بڑی اچھی شوٹنگ کر رہے ہوتے ہیں۔

ٹومی: حضور میں ان واقعات اور روحانی تجارب کے بارہ میں جاننا چاہوں گا جن کا مشاہدہ آپ نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے زندہ ثبوت کے طور پر اپنے بچپن کی عمر میں کیا؟

حضور: بچپن اور ابتدائی عمر سے تعلق رکھنے والے واقعات تو بہت ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ اسوقت کا ہے جب میں پندرہ سال کا تھا۔ اس وقت دسویں جماعت کا امتحان جسے میٹرک بھی کہتے ہیں ہوا کرتا تھا، اب بھی ہوتا ہے۔ سیکنڈری بورڈ کے امتحان کا یہ پہلا تجربہ ہوا کرتا ہے اس سے پہلے اگرچہ سکول میں امتحان ہوتے ہیں لیکن میٹرک کیلئے بورڈ کے امتحان میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اس امتحان میں میرا Maths کا پیپر بہت خراب ہوا تھا اور بظاہر کوئی امید نہیں تھی کہ میں اس سال میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہوسکوں گا۔ چنانچہ اس کا ایک ہی حل تھا کہ خدا کے آگے جھکا جائے۔ اس لئے رزلٹ آنے تک تین ماہ کا جو وقت تھا اس میں میں نے بہت دعائیں کیں۔ یہ میرے لئے ایک قسم کا زندگی اور موت کا مسئلہ تھا۔ آخر کار جب رزلٹ آیا تو میں امتحان میں پاس تھا۔ مجھے اس بات پر خوشی کے ساتھ ساتھ سخت تعجب تھا کہ آخر یہ کیسے ممکن ہوا کیونکہ ریاضی کا پرچہ جس میں، میں دس فیصد سے زیادہ نمبروں کی توقع نہیں کر رہا تھا اسمیں مجھے "C" گریڈ ملا۔ پھر کچھ دیر بعد جا کر پتہ لگا کہ چونکہ اس سال ریاضی کا سخت اور مشکل پرچہ ڈالا گیا تھا اس لئے کئی سٹوڈنٹس کی طرف سے اسکے متعلق آواز اُٹھائی گئی تھی چنانچہ سیکنڈری بورڈ نے Grace Marks دینے یا پرچوں کی مارکنگ میں نرمی کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان دعاؤں کا فیض خود مجھے بھی پہنچا اور میرے علاوہ اس کا فائدہ دیگر سٹوڈنٹس کو بھی ہوا۔

ندیم الرحمن: حضور! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا فرد ہونا حضور انور کی پرورش پر کس رنگ میں اثر انداز ہوا؟

حضور: میرا خیال ہے کہ میری پرورش اور تربیت میں خاندان کے دیگر افراد کی نسبت میری اپنی فیملی کا کردار اور اثر زیادہ ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ہمارے گھر کا ماحول بہت دینی اور اصولوں اور نظم و ضبط کی سختی سے پابندی کرنے والا ماحول تھا۔ اِس لئے گھر کا کوئی فرد اسلام کی بنیادی تعلیم سے اِدھر اُدھر نہیں ہوسکتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میرے ابّا مجھے نمازِ فجر کیلئے اٹھایا کرتے تھے اور اگر میں گہری نیند میں ہوتا تو وہ میرے منہ پر پانی کے چھینٹے مارا کرتے تھے اس طرح میں گہری نیند سے اُٹھنے کے قابل ہوجاتا تھا۔ فجر کے بعد وہ مجھے اور میرے بھائی کو ورزش کرنے کو کہتے تھے اور خود بھی ورزش کیا کرتے تھے اور ہم انہیں Follow کیا کرتے تھے۔ تو بچپن کی ابتدائی عمر سے ہی Disciplined اور قواعد و ضوابط کے مطابق زندگی تھی۔

طارق بی ٹی: حضور آپ نے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ذکر کیا۔ عموماً کہا جاتا ہے کہ انسان کی زندگی پر ایک رول ماڈل کا اثر ہوتا ہے۔ ذاتی طور پر حضور انور پر کس کا سب سے زیادہ Influence تھا۔

حضور: ایک تو خلافت کے ساتھ تعلق تھا دوسرا پورے گھر کا ماحول ہی ایسا تھا۔ پھر ہمارے گھر میں ایک بات جس کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا تھا وہ یہ تھی کہ چھوٹی عمر سے سولہ سترہ سال کی عمر تک یہ ہدایت تھی کہ مغرب کے بعد گھر سے باہر نہیں نکلنا۔ باوجود اسکے کہ ہمارے ارد گرد دائیں بائیں اپنے لوگ ہی ہمسائے تھے اور گھروں کے بیچ میں دروازے کھلا کرتے تھے۔ لیکن ہمیں ہدایت تھی کہ عشاء کے بعد فوراً گھر آنا ہے اور آس پاس دوسروں کے گھر نہیں جانا۔ رات کے وقت جولڑکے آوارہ گردی کرتے رہتے ہیں اور پھر خراب ہو جاتے ہیں، اس وجہ سے یہ ہدایت تھی۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ جب میرے بھائی کالج میں FSc میں پڑھتے تھے، اس وقت کالج میں یونین الیکشن ہو رہے تھے تو وہ دوپہر کو گھر نہیں آئے۔ ہمارے والد صاحب یہی سمجھے کہ کوئی پریکٹیکل ہے، کیونکہ اس وقت دوپہر سے شام تک پریکٹیکل ہوا کرتے تھے۔ لیکن جب مغرب کا وقت گزر گیا اور بھائی اس وقت تک گھر نہ آئے تو انہوں نے پتہ کرنے کیلئے کالج فون کیا تو پتہ لگا کہ بھائی کالج کی الیکشن Campaign میں شامل تھے اور اس کیلئے کوئی Planning وغیرہ ہو رہی تھی، اس لئے وہ گھر نہیں آئے۔ چنانچہ جب واپس آئے تو ابّا نے کہا کہ یہ غلط

طریقہ ہے۔ جو کرنا ہے مغرب سے پہلے پہلے کرنا چاہیے۔ مغرب کے بعد کوئی کالج والج نہیں، تو یہ چیزیں جو تھیں۔ اگر عقل ہو تو دوسروں کو دیکھ کر انسان خود سیکھ لیتا ہے۔

صدر صاحب: صحابہ میں سے حضور کو کونسے بزرگ یاد ہیں؟

حضور: صحابہ میں سے حضرت مولانا راجیکی صاحب کے پاس بھی میں گیا ہوں اور انہیں میں نے دیکھا ہے۔ انہوں نے ایک تہ خانہ میں کمرہ بنایا ہوا تھا۔ ادھر بیٹھے رہتے تھے، وہیں دعائیں کرتے تھے۔ جو بھی آتا تھا تو دعا کیلئے ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ میں بھی دعا میں شامل ہوا۔ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بھی ابّا کے پاس اکثر آیا کرتے تھے۔ اس وقت جمعہ مسجد مبارک میں ہوا کرتا تھا، مسجد اقصیٰ نہیں بنی تھی۔ ان کے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرتا تھا، میں کچھ سات آٹھ سال کا تھا جب ان کی وفات ہوئی۔

پھر ہمارے مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب جو تھے ان کا آنا جانا بھی کافی تھا۔ مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب وہ ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے فارم پر سندھ میں رہے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سندھ دورے پر گئے۔ میرا خیال ہے شاید کپاس کی فصل تھی، دیکھ رہے تھے کہ ایکڑ کی کتنی Yield نکل آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ اتنی نکل آئے گی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور عبدالرحیم درد صاحبؓ آپس میں انگریزی میں باتیں کرنے لگے کہ مولوی صاحب کو شاید سمجھ نہ آئے کہ یہ ایسے ہی کہتے ہیں اتنی نہیں نکل سکتی۔ مولوی صاحب تو سمجھتے تھے، وہ کہنے لگے میاں صاحب اتنی نکل آئے گی کیونکہ میں نے اس فارم کے ہر کونے میں دو دو نفل پڑھے ہوئے ہیں۔ مجھے دعاؤں کا اتنا یقین ہے کہ انشاء اللہ اتنی نکل آئے گی، اور نکلتی بھی تھی اتنی۔ تو پرانے بزرگوں کی ایک بات یہ بھی تھی کہ ان کا دعاؤں پر اتنا یقین تھا اور دعاؤں سے بہت کام لیتے تھے۔

ٹومی: حضور بطور طالب علم کیسے تھے؟

حضور: بہت ہی کمزور طالب علم تھا اور اپنے تمام ساتھیوں میں سے سب سے کمزور ترین طالب علم تھا۔ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں نے میٹرک کا امتحان کس طرح پاس کیا تھا۔ دسویں کا امتحان پاس کرنے کے بعد، جیسا یہاں GCSE ہوتی ہے میں نے مزید تعلیم کیلئے میڈیکل سائنس کے مضامین منتخب کئے جنہیں پری میڈیکل سائنس کے مضامین کہا جاتا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ میں ایک کمزور طالب علم ہوں میری ہمت بلند تھی البتہ میں ان مضامین میں چل نہ سکا۔ لہٰذا دو سال بعد میں نے ان مضامین کو چھوڑ کر آرٹس کے مضامین غالباً پولیٹیکل سائنس اور اکنامکس رکھ لئے۔ اِسکے باوجود بھی میں بورڈ کا امتحان پہلی کوشش میں پاس نہیں کرسکا اور ان میں سے ایک مضمون میں مجھے دوبارہ بیٹھنا پڑا۔ گریجویشن کے وقت بھی یہی کچھ ہوا اور دوسری کوشش میں ہی کامیاب ہوسکا۔

اسکے بعد میں ایگریکلچر یونیورسٹی میں چلا گیا کیونکہ بچپن سے ہی اسکے ساتھ میری دلچسپی تھی میں آغاز سے ہی اپنے ابا کے ساتھ انکے زرعی فارم پر جایا کرتا تھا اور وہاں دن بھر ٹریکٹر چلاتا تھا۔ کچھ دن ایسے بھی ہوتے جب میں چھ سے سات گھنٹے ٹریکٹر چلاتا تھا ایک دفعہ تو مسلسل دس گھنٹے تک میں نے ٹریکٹر چلایا۔

گو کہ زرعی یونیورسٹی میں میری تعلیمی کارکردگی بہت اچھی نہ تھی پھر بھی میں اچھے نمبروں سے کامیاب ہوگیا۔ اتنے اچھے طور پر امتحان پاس کرنے میں میں کیوں کر کامیاب ہوا، میرے خیال میں اسکے پیچھے میری دعائیں اور مستقبل کیلئے میرے اچھے ارادے ہی تھے!

اب اس موضوع پر میں مزید کہنے کی بجائے میں آپکو بتاتا ہوں کہ جب میں نے زندگی وقف کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ میں ایسا اسی صورت میں کرونگا اگر ایم ایس سی (MSc) کے فائنل امتحان میں میری First Division آئے۔ میرے خیال میں یہ رزلٹ اسی دعا کا نتیجہ تھا۔

ندیم الرحمن: گزشتہ خلفاء کے ساتھ ایسی یادیں جو حضور کو مستحضر ہوں؟

حضور: جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا تعلق ہے انکے بارہ میں میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ وہ بیمار تھے اور تقریباً 6 سال تک صاحب فراش رہے اور جب وہ فوت ہوئے اسوقت میں پندرہ سال کا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

میرے ماموں تھے۔ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد میرے ساتھ انکی محبت اور شفقت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی تھی۔ جب میں یونیورسٹی میں تھا تو حضور نے مجھے فرمایا کہ میں وہاں سے ان کیلئے خالص شہد لے کر آؤں۔ یونیورسٹی میں ایک ڈیپارٹمنٹ تھا جس کا نام Apiculture Department تھا جس میں شہد کی مکھیاں پالنے کی تعلیم دی جاتی تھی۔ میں وہاں سے ان کیلئے خالص شہد لیکر آتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے مجھے کچھ پیسے دیئے میں نے کہا کہ ابھی رہنے دیں جب میں شہد لے آؤں گا تو تب پیسے لے لونگا انہوں نے کہا نہیں تم یہ پیسے لے لو کیونکہ میرا طریق ہے کہ جب میں کسی کو کہہ کر کوئی چیز منگواتا ہوں تو اسکی ادائیگی پہلے کرتا ہوں۔ اتفاقاً اس مرتبہ مجھے اس ڈیپارٹمنٹ سے شہد نہ مل سکا۔ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر جو کہ احمدی تھے میں نے ان سے ذکر کیا کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کیلئے شہد چاہیے۔ تو انہوں نے ایسا شہد لا کر دیا جس کے اندر چھتہ بھی موجود تھا جو کہ شہد کے خالص ہونے کی نشانی ہوتا ہے وگرنہ کئی شہد فروش شہد میں مختلف چیزوں کی ملاوٹ کر کے فروخت کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ اس احمدی پروفیسر نے مجھ سے اس شہد کی قیمت نہیں لی تھی چنانچہ میں نے ایک بڑے سے جار میں وہ شہد لا کر دیا اور 20 روپے جو حضور نے مجھے شہد کیلئے دیئے تھے واپس دینے چاہے تو حضورؒ نے فرمایا کہ میں دی ہوئی رقم واپس نہیں لیا کرتا۔ یہ پیسے تمہارے ہیں خواہ شہد دینے والے نے تم سے رقم لی ہو یا نہ لی ہو۔

مجھے یاد ہے کہ جب میں نے اپنی زندگی وقف کرنے کا فیصلہ کیا تو تحریک جدید کے کارکنان نے فیصلہ کیا کہ انہیں اس مضمون کے Qualified کی ضرورت نہیں۔ ان کے خیال میں نہ ہی وہ مجھے دفتری کام سونپ سکتے تھے اور نہ ہی انہیں افریقن ممالک میں ہمارے سکولوں کیلئے اس مضمون کے کسی ٹیچر کی ضرورت تھی۔ چنانچہ میں نے براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ حضور نے وہ خط تحریک جدید کو کاروائی کیلئے بھجوا دیا۔ تحریک جدید والوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں عرض کی کہ فی الوقت انہیں اس لڑکے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کوئی اور کام میرے سپرد کرنے کو کہا۔ جب یہ جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو ملا تو آپ نے فرمایا کہ **تمہیں اسکی ضرورت نہیں مگر مجھے اسکی ضرورت ہے۔**" پھر آپ نے مجھے نصرت جہاں سکیم کے تحت غانا افریقہ جانے کا ارشاد فرمایا۔ غانا روانگی کے وقت جب میں حضورؒ سے ملنے گیا تو حضور نے مجھے گلے لگایا اور کسی خلیفہ سے گلے ملنے کا یہ میرے لئے پہلا موقعہ تھا۔ بہر حال اس موقعہ پر حضور نے ایک یہ بات بھی فرمائی کہ غانا کو گولڈ کوسٹ بھی کہا جاتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ تم وہاں کسی جگہ چل رہے ہو اور تمہارے جوتے کی نوک کسی چیز سے ٹکرائے اور تم بیٹھ کر دیکھو تو تمہارے پاؤں کے نیچے سونا موجود ہو۔ ایک نہایت اہم بات جو آپ نے مجھ سے فرمائی وہ یہ تھی کہ ہمیشہ یاد رکھنا کہ تم غانا ایک واقف زندگی کے طور پر جا رہے ہو اور یہ بھی یاد رکھنا کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تعلق رکھتے ہو اس لئے لوگوں کی نظریں تم پر ہوں گی لہٰذا ہمیشہ اپنے اللہ کو یاد رکھنا کوئی ایسا کام نہ کرنا جو اسلام کی تعلیم اور احمدیت کی روایات کے خلاف ہو۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حوالہ سے ایک بات تھی اگرچہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی یادیں ہیں۔

جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا تعلق ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا بچپن سے ہی آپ سے ایک بہت قریبی تعلق تھا۔ مجھے یاد ہے کہ 1972ء میں یعنی آپ کے خلیفہ منتخب ہونے سے بہت پہلے کی بات ہے کہ ہم نے الگ الگ مری جانے کا پروگرام بنایا لیکن اتفاقاً مری میں ایک جگہ ہمارا اکٹھا چند دن کا پروگرام بن گیا۔ وہاں میں آپ کے ساتھ ملکر ہائی کنگ اور کوہ پیمائی کرتا رہا۔ ہم نے سارا وقت بہت بے تکلفی کے ماحول اور Relaxed mood میں گزارا۔ جب آپ خلیفہ بنے تو میں اسوقت غانا میں تھا۔ چنانچہ آپ کے خلیفہ بننے کے بعد آپ سے میری پہلی ملاقات یہاں لنڈن میں 1985ء میں ہوئی جبکہ میں غانا سے ربوہ جاتے ہوئے لنڈن میں دو دن کیلئے رکا تھا۔ گو کہ خلیفہ بننے سے پہلے میں آپ سے بہت Free تھا لیکن اب آپ کی شخصیت مکمل طور پر بدل چکی تھی اور آپ کی نئی شخصیت کے واسطہ سے میرے انداز میں بھی ایک تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔

چنانچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے یہاں لنڈن میں ملا اور مختلف امور پر گفتگو بھی ہوئی مگر اب وہ پہلے والی بات نہ تھی۔ بعد میں حضور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم غانا واپس جانے کی بجائے ربوہ میں ہی رہو اور حضور نے وہاں ربوہ میں میری تقرری فرمادی۔ پھر حضور نے اپنے کچھ نجی کاموں کی ذمہ داریاں بھی مجھے سونپ دیں۔ میں حضور کی سندھ، پنجاب اور دیگر جگہوں پر موجود زرعی زمینوں کی دیکھ بھال بھی کرتا تھا۔ پھر حضور نے مجھ پر اس قدر اعتماد کیا کہ یہ سارے کام میرے سپرد کر دیئے۔ جب کبھی میں کوئی مشورہ عرض کرتا تو حضور فوراً قبول فرما لیتے۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے کچھ کہا یا کوئی تجویز پیش کی اور اس معاملہ میں کسی اور نے مجھ سے مختلف رائے دی ہو اور حضور نے میری بات اور میری تجویز کو منظور نہ فرمایا ہو۔ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ تو ذاتی امور کے متعلق بات تھی اس کے علاوہ حضور نے جماعتی معاملات میں بھی مجھ پر بہت اعتماد کیا۔ اور یہ آپ کا اعتماد ہی تھا کہ آپ نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا جو پاکستان میں سب سے بڑا جماعتی عہدہ ہے، میں ناتجربہ کار تھا اور کم عمر بھی تھا۔ اُس وقت حالانکہ مجھ سے زیادہ تجربہ کار لوگ بھی موجود تھے جو مجھ سے کہیں زیادہ قابلیت رکھنے والے، روحانی لحاظ سے بلند مرتبت والے، ذہنی صلاحیتوں میں بھی بڑھ کر تھے اور بھی بہت سے Factors تھے مگر پتہ نہیں کیوں مجھے اس عہدہ پر مقرر فرمایا؟ شاید یہ تمام خدائی منشاء تھا یا حضور کا مجھ پر اعتماد اور آپ کی دعائیں تھیں۔ پاکستان میں انتظامی امور کے چلانے میں کافی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر میں ان مشکلات پر قابو پانے میں با آسانی کامیاب ہوگیا۔

طارق بی ٹی: پاکستان میں خدام الاحمدیہ کے حوالہ سے بھی آپ کا ایک اہم رول رہا ہے۔ وہاں حضور کس کس عہدہ پر خدمات سرانجام دیتے رہے اور کون سا کام خاص طور پر آپ کیلئے Enjoyable تھا؟

حضور: مجھے خدام الاحمدیہ میں بھی کام کرنے کا موقع ملا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اطفال الاحمدیہ سے ہی بہت چھوٹی عمر میں یعنی سات سال کی عمر میں جبکہ اطفال الاحمدیہ کی عمر کو پہنچتے ہیں اور ذیلی تنظیم کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ کے معاملات میں شامل کیا جاتا ہے، مجھے کام کا موقع ملا۔ سب سے پہلے تو میں ایک عام سادہ سا طفل تھا۔ پھر 9 یا 10 سال کی عمر میں مجھے اپنے گروپ کا سائق مقرر کر دیا گیا۔ آپ جانتے ہیں کہ سائق گروپ لیڈر ہوتا ہے۔ اسکے بعد مجھے منتظم اطفال کا سیکریٹری بنایا گیا اور پھر منتظم اطفال بنا پھر زعیم کی مجلس عاملہ میں بطور منتظم شامل ہوا۔ پھر زعیم بنا۔ اسکے بعد مہتمم مقامی ربوہ کی مجلس عاملہ میں ناظم عمومی مقرر ہوا۔ پھر جب میں فیصل آباد ایگریکلچر یونیورسٹی چلا گیا تو یونیورسٹی کے حلقہ کا زعیم منتخب ہوا۔ مجھے یاد ہے اس وقت فیصل آباد شہر کی چالیس مجالس تھیں اور ان میں یونیورسٹی کے حلقہ کی چالیسویں پوزیشن ہوا کرتی تھی یعنی سب سے نچلی پوزیشن۔ یونیورسٹی کے حلقہ کی زعامت کا چارج لینے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے تین مہینے کے بعد ہی ہم تیسری پوزیشن پر آگئے تھے۔ اسکی ایک وجہ وہ تجربہ بھی تھا جو مجھے بچپن سے ہی مجلس کے کاموں کا ربوہ میں حاصل ہوا تھا۔ پھر جب میں اپنی تعلیم مکمل کر کے فیصل آباد سے ربوہ واپس آیا تو مجھے مہتمم صحت جسمانی مقرر کر دیا گیا۔ اُس وقت خدام الاحمدیہ پاکستان کے صدر پوری دنیا کے خدام کے صدر ہوا کرتے تھے۔ اسکے بعد واقف زندگی کے طور پر غانا میں میری تقرری ہوگئی اور میں غانا چلا گیا۔ 1985ء میں غانا سے واپس آیا تو اسوقت محمود بنگالی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے۔ انہوں نے مجھے چند ماہ کیلئے مہتمم تجنید مقرر کیا اور پھر مہتمم صحت جسمانی اور پھر مہتمم بیرون مقرر ہوا۔ میرا خیال ہے کہ میں پہلا مہتمم بیرون تھا جسے پاکستان سے باہر کی مجالس کے دورہ پر بھجوایا گیا۔ مہتمم بیرون کے طور پر پہلی مجلس جس کا میں نے دورہ کیا یوکے کی مجلس تھی۔

طارق بی ٹی: یہ کس سال کی بات ہے حضور؟

حضور: یہ 1988ء کا واقعہ ہے۔ اسوقت صفی صاحب قائد خدام الاحمدیہ یوکے ہوا کرتے تھے۔ یہاں محمود ہال میں میں نے خدام الاحمدیہ کی میٹنگ لی تھی۔ اس طرح میں پہلا مہتمم بیرون تھا جسے حضور کے نمائندہ کے طور پر جرمنی میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے افتتاح کیلئے بھجوایا گیا تھا۔ یہ بھی 1988ء کی بات ہے۔ پھر 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سسٹم میں تبدیلی فرمائی اور ہر ملک کا اپنا صدر خدام الاحمدیہ مقرر کرنے کی ہدایت فرمائی اور بیرونی مجالس کو ربوہ کے مرکز کی بجائے انکی آزاد حیثیت میں براہِ راست اپنی نگرانی میں لے لیا۔

ٹومی: ان ابتدائی خدمات سے حاصل ہونے والے تجربات نے حضور کی بعد کی جماعتی ذمہ داریوں میں کیا مدد کی؟

حضور: یہی تو میں نے بتایا ہے کہ اگر آپ ابتدائی عمر سے ہی جماعتی کاموں کی تربیت حاصل کر لیتے ہیں تو آپ سیکھ جاتے ہیں کہ آپ نے اطاعت کیسے کرنی ہے اور کس طرح دوسروں کو اپنی اطاعت کرنے والا بنانا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ 1971ء میں جب میں نے اپنی گریجویشن مکمل کر لی تو میں نے پاکستان آرمی کیلئے اپلائی کیا۔ اگر چہ اسوقت بھی میری خواہش وقف زندگی ہی کی تھی لیکن چونکہ میرے نمبر اور گریڈ اتنے زیادہ اچھے نہ تھے اس لئے میں نے یہ سوچا کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ چونکہ تم کچھ اور نہیں کر سکتے تھے اس لئے تم نے زندگی وقف کر دی ہے۔ لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ پاکستان آرمی جوائن کر لوں اگر چہ میں آخری ٹیسٹ میں جو کوہاٹ میں ہوا تھا آرمی کیلئے Reject کر دیا گیا۔ وہاں (آرمی جوائن کرنے کیلئے) بہت سے ٹیسٹ ہوا کرتے تھے۔ Preliminary test، میڈیکل ٹیسٹ، تحریری ٹیسٹ اور بہت سے ٹیسٹ اور پھر آخر میں ISSB کا فائنل ٹیسٹ ہوتا ہے یعنی Interservices Selection Board Exam۔ اس غرض کیلئے آرمی میس کوہاٹ میں 3 سے 5 دن تک قیام کرنا ہوتا تھا جہاں بڑی گہرائی کے ساتھ آپ کو جانچا جاتا ہے۔ آپکا IQ چیک کیا جاتا ہے مختلف Tasks دیئے جاتے ہیں۔ میں ان سب میں بہت اچھے طور پر کامیاب ہو گیا لیکن جب انکی طرف سے ایک Practical task دیا گیا تو مجھے یاد ہے میجر رینک کا جو افسر ہمارے گروپ کیلئے مقرر کیا گیا تھا اُس نے مجھ سے پوچھا کہ اگر تم آرمی میں Select ہو جاتے ہو تو کیا تم فیلڈ میں Serve کرنا چاہو گے یا GHQ میں؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں اپنے وطن سے محبت کی خاطر آرمی جائن کرنا چاہتا ہوں اپنے ملک کی خدمت کرنا چاہتا ہوں اور اپنے ملک کو ہر قسم کے دشمنوں سے بچانا چاہتا ہوں۔ اس لئے یہ بالکل صاف بات ہے کہ میدان جنگ ہو یا کوئی اور میدان جہاں مجھے مقرر کیا جائے وہاں اپنے ملک کی خدمت کروں گا۔ جب انہوں نے ہمیں مختلف گروپس میں تقسیم کر کے ہر ایک کو مختلف Tasks دیئے تھے، اس میں مختلف کام کرنے ہوتے ہیں۔ جیسے پُل بنانا، پہاڑوں پر چڑھنا اور دشمن پر حملہ آور ہونا وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے Tasks دیکر کارکردگی اور صلاحیت کو جانچا جاتا ہے۔ گروپ میں شامل ہر ایک فرد کو اسکی باری پر گروپ کو لیڈ کرنا ہوتا ہے۔ جب مجھے میری باری پر گروپ لیڈر بنایا گیا تو اُس میجر نے مجھ سے کہا کہ جب تم کسی گروپ لیڈر کے تحت اپنا کام سر انجام دے رہے تھے تو اس موقع پر اپنا کام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے گروپ لیڈر کو مسلسل مشورے اور تجاویز دے رہے تھے اور جب تم گروپ لیڈر بنائے گئے تو اس وقت بھی تم اپنے ماتحت ساتھیوں کو احکامات دے رہے تھے اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم آرمی کی بجائے کوئی ایسا جاب تلاش کر لو جہاں تم دوسروں کو احکامات دے سکو۔

پس ابتدا سے ہی جب آپ اطفال الاحمدیہ یا خدام الاحمدیہ میں کام کر رہے ہوتے ہیں تو آپ مسائل کا سامنا کرنا اور انہیں حل کرنا سیکھتے ہیں۔ دوسروں کی راہنمائی کرتے ہیں اور اچھی تجاویز دینا سیکھتے ہیں۔ تو یہ سب کچھ میں نے خدام الا حمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں سیکھا تھا۔

ندیم الرحمن: حضور آپ کو احمدیت کی خاطر اسیر رہنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے؟

حضور: میرا خیال ہے کہ اب نماز کا وقت ہو گیا ہے چونکہ یہ لمبی داستان ہے اس لئے اسے آئندہ کیلئے چھوڑ دیں۔

صدر صاحب: جی حضور انشاءاللہ

پینل: جزاک اللہ حضور

حضور: السلام علیکم

(جاری ۔۔۔۔۔۔انٹرویو کا دوسرا حصہ ان شاء اللہ اگلے شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ادارہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کی مثالی اطاعت ہمارے لئے مشعل راہ

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

(مذکورہ ذیل تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب نے جماعت احمدیہ کینیڈا کے پینتیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مورخہ 2 جولائی 2011ء پہلے اجلاس میں کی تھی۔ اس تقریر کا متن احمدیہ گزٹ کنیڈا نومبر دسمبر 2011ء کے شکریہ کے ساتھ قارئین کے استفادہ کے لئے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ اداریہ)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ○

(سورۃ الاحزاب:24:33)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی مثالی اطاعت ہمارے لئے مشعل راہ

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

وَجَاءُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ صِدْقًا فَنُوِّرُوْا
وَلَمْ يَبْقَ اَثَرٌ مِّنْ ظَلَامٍ مُّكَدِّرِ
بِاَجْنِحَةِ الْاَشْوَاقِ طَارُوْا اِطَاعَةً
وَصَارُوْا جَوَارِحَ لِلنَّبِيِّ الْمُوَقَّرِ
اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ حُفَّاظُ دِيْنِهٖ
وَاِيْذَاءُ هُمْ اِيْذَاءُ مَوْلًى مُؤْثِرِ

وہ اللہ کے نبی کے پاس صدق دل سے آئے اور روشن کر دیئے گئے اور کدورت پیدا کرنے والی تاریکی کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔ وہ فرمانبرداری کرتے ہوئے شوق کے پروں کے ساتھ اُڑے اور نبیٔ محترم کے لئے دست و بازو بن گئے۔ یہ سب اللہ کا گروہ ہیں اور اس کے دین کے محافظ ہیں اور ان کو ایذا دینا انہیں پسند کرنے والے مولیٰ کو ایذا دینا ہے۔

معزز سامعین! پھر حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی امتیازی اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے چلہ کشیاں نہیں کی تھیں۔ ارّہ اور نفی اثبات وغیرہ ذکر نہیں کئے گئے بلکہ ان کے پاس ایک اور ہی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں محو تھے۔ جو نور آپؐ میں تھا وہ اُس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا چلا جاتا تھا۔ تاریکی کی بجائے ان سینوں میں نور بھرا جاتا تھا۔“ (ملفوظات، جلد 1 صفحہ:188)

صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں محبت کرتے تھے؟ کیوں آپؐ کی اطاعت کرتے تھے؟ کیوں آپؐ کے لئے جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے؟ کیوں آپؐ پر قربان ہوتے تھے؟ کیوں آپؐ پر اپنا تن، من، دھن، سب کچھ قربان کرتے تھے؟ اور صحابہؓ کے نقشِ قدم پر آج تک ہم ایسا کیوں کرتے ہیں؟ یہ وہ سوال ہیں جن کا صرف اور صرف جواب یہ ہے کہ اس لئے کہ آپؐ خدا تعالیٰ پر سب سے زیادہ فدا ہونے والے تھے۔ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرنے والے تھے اور اسی وجہ سے آپؐ اللہ تعالیٰ سے قریب ترین انسان تھے اور اس محبوب حقیقی کے قرب کی راہیں سب سے زیادہ کشادہ کرنے والے تھے اور اپنے عمل سے، اپنے قول اور فعل سے ان راہوں پر ہر ایک کو چلانے والے تھے۔ آپؐ کا کہنا تھا۔

”میری عبادتیں، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت رب العالمین خدا کے لئے ہے۔“

پس اصل خدا تعالیٰ کی محبت، اس کی عبادت اور اطاعت ہے جو کسی کو محبوب اور قابل تقلید بناتی ہے۔ یہی وہ نسخۂ کیمیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ایسا نور بھر دیا تھا اور ایسی کشش ڈال دی تھی کہ جو آپ کو پالیتا تھا، آپ پر قربان ہو ہو جاتا تھا۔ حتی کہ آپؐ کے چچا، آپؐ کی چچیاں، پھوپھیاں، آپ کے چچازاد بھائی، آپؐ کے بڑے اور چھوٹے سب آپؐ کے اشارۂ ابرو پر قربان تھے۔

صحابہؓ کی اطاعت و جانثاری کی یہ داستانیں تو ہزاروں صفحات پر رقم ہیں۔ غزوۂ خیبر کے دنوں میں ایک دفعہ راشن ختم ہوگیا۔ سارا دن مسلسل لڑنے کے باعث

شام کو بھوک کی شدت جان لیوا ہو چکی تھی۔اس حالت میں صحابہؓ کو گدھے کا گوشت مل گیا۔اس وقت تک گھریلو گدھے کے گوشت کی ممانعت نہیں تھی۔ صحابہؓ نے اس گوشت کا پکانا شروع کیا۔ پکتے ہوئے گوشت کی خوشبو نے بھوک کو اور کھانے کی اشتہاء کو انتہاء تک پہنچا دیا تھا۔اسی اثناء میں آنحضرت ﷺ پر بعض احکام نازل ہوئے جن میں گھریلو گدھے کے گوشت کی ممانعت کا بھی حکم تھا۔آپؐ نے اسی وقت صحابہؓ کو اس کی اطلاع دی۔آپؐ کے اس فرمان کی بلاتاخیر تعمیل میں باوجود اس انتہائی جذباتی صورتحال کے اور بھوک کے انتہائی مشکل وقت میں پکتے ہوئے گوشت کی ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔

شراب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ:-
چھٹتی نہیں ہے کافر یہ منہ کو لگی ہوئی

مگر یہاں منظر ہی کچھ اور تھا۔صحابہؓ پر اطاعتِ رسولؐ کا خمار ہی کچھ سوا تھا کہ جس کے سامنے ہر دوسرا نشہ فی الفور کافور ہو جاتا تھا۔روایات میں آتا ہے کہ جب 2 ہجری میں شراب کی ممانعت کا حکم نازل ہوا اور اس کا اعلان ہوا تو صحابہؓ نے اسی وقت اس کے بھرے ہوئے مٹکے توڑ دیئے اور مدینے کی گلیوں میں وہ پانی کی طرح بہنے لگی۔

تَرَكُوا الْغُبُوقَ وَبَدَّلُوا مِنْ ذَوْقِهِمْ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْأَحْزَانِ

پھر اطاعت کی وہ ادا بھی ہمیں نظر آتی ہے کہ ایک صحابیؓ جو گلی میں جا رہا تھا، اسے مسجد سے رسول اللہ ﷺ کی آواز آتی ہے کہ بیٹھ جاؤ۔وہ وہیں بیٹھ جاتا ہے۔

اسی طرح اتباع رسول کا وہ رنگ بھی دکھائی دیتا ہے کہ ایک صحابیؓ نے اپنے محبوب آقا ﷺ کو ایک سفر میں راستے سے ہٹ کر ایک جگہ پیشاب کے لئے بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ جب بھی اس راستے سے گزرتے قطع نظر اس کے کہ انہیں پیشاب کی حاجت ہوتی تھی یا نہیں، ایک لمحے کے لئے اسی جگہ جا کر بیٹھ جاتے۔

اس نوع کے بیشمار واقعات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں مگر یہاں خاکسار آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کی اطاعت کے پاک نمونوں میں سے صرف حضرت ابو بکرؓ اور حضرت بلالؓ کے ذکر پر اکتفا کرے گا۔

لیکن قبل اس کے کہ خاکسار ان صحابہؓ کرامؓ کا ذکرِ خیر کرے، ایک دو صحابیاتؓ کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔جن کا پاک نمونہ ہر احمدی عورت کے لئے اطاعتوں کی راہیں روشن کرتا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کا وارث بنا سکتا ہے۔

ان میں سے ایک صحابیہ وہ تھی جس کا خاوند غزوہ تبوک کے دنوں میں مدینے سے باہر گیا ہوا تھا۔آنحضرت ﷺ سب صحابہ کو اس غیر معمولی کٹھن مہم میں شمولیت کا ارشاد فرما چکے تھے۔چنانچہ جب یہ صحابی واپس گھر آیا تو قبل اس کے کہ وہ بیٹھتا، اس کی بیوی نے اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر شخص کو تبوک جانے کا ارشاد فرمایا، مگر حیرت ہے کہ تم گھر میں داخل ہو رہے ہو۔تم گوارا کس طرح کر سکتے ہو کہ ہمارے آقا و مولیٰ رسول اللہ ﷺ تو لڑنے کے لئے جا چکے ہوں اور تم گھر میں آرام کرو۔رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ابھی اور اسی وقت روانہ ہو جاؤ۔یہ کہہ کے اسے آنحضرت ﷺ کے پیچھے روانہ کر دیا۔

دوسری وہ نوخیز صحابیہ تھی جس کے رشتے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ایک نوجوان (حضرت مغیرہ بن شعبہؓ) کو بھجوایا۔وہ اس لڑکی کے گھر پہنچا۔اس کے والد سے بات کی اور بتایا کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیٹی کے رشتے کے لئے بھجوایا ہے اور اسے دیکھنے کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔لیکن اس نے اپنی بیٹی کی صورت دکھانے سے انکار کیا۔مگر وہ لڑکی اندر بیٹھی یہ تمام گفت و

شنید سن رہی تھی۔ وہ باہر آئی اور کہنے لگی کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ منہ دیکھ لو تو میرے باپ کا کیا حق ہے کہ وہ اس کے خلاف چلے۔ میں اب تمہارے سامنے کھڑی ہوں تم بے شک مجھے دیکھ لو۔ یہ میرے آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمان ہے تو میں اس پر ضرور عمل کروں گی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح)

معزز سامعین!

صحابیات رسولؐ کی اطاعت و فرمانبرداری کی ایسی سینکڑوں بے نظیر مثالیں ہیں جو ہمیں کتب تاریخ و روایات میں ملتی ہیں۔

جہاں تک صحابہؓ کی بے نظیر جماعت کا تعلق ہے۔ وہ عظیم وجود تھے جو یقیناً خدا تعالیٰ کی خاص صنعت کے ممتاز شاہکار تھے۔ اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں رسول اللہ ﷺ کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ چلتے تھے۔ گویا رسول اللہ ﷺ کے وجود کا حصہ بن چکے تھے۔ ان میں سے سب سے بلند مقام حضرت ابوبکرؓ کا تھا۔ آپؓ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اس طرح گم ہو چکے تھے کہ اپنی کوئی مرضی ہی نہ رہی تھی۔

جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ یہ خبر سنتے ہی مسجد نبوی میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ لوگوں سے کہہ رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ فوت نہیں ہو سکتے، آپؐ دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ پس جس نے یہ کہا کہ آپؐ فوت ہو گئے ہیں اور دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے، میں تلوار سے اس کا سر قلم کر دوں گا۔

حضرت ابوبکرؓ سیدھے حضرت عائشہؓ کے گھر آئے اور آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹائی، آپؐ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اپنے محبوب آقا کے جسد اطہر کو مخاطب کرکے فرمایا:-

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَنْتَ طَيِّبٌ حَيًّا وَّمَيِّتًا، لَنْ يَّجْمَعَ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اِلَّا مَوْتَتَكَ الْاُوْلٰى.

میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! آپؐ زندہ ہونے کی حالت میں پاک ہیں اور وفات پانے کی حالت میں بھی پاک ہیں، اللہ تعالیٰ آپؐ پر سوائے اس پہلی موت کے ہرگز دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ آپؓ کے اس قول کا یہ مطلب تو واضح ہی تھا کہ آنحضرت ﷺ جسمانی طور پر وفات پا چکے ہیں اور آپؐ دوسری مرتبہ دنیا میں واپس تشریف نہیں لائیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ پیغام بھی دے دیا کہ آپؐ پر کبھی روحانی موت نہیں آئے گی۔

اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ باہر تشریف لائے اور حضرت عمرؓ سے کہا: اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کو دیکھا تو وہ آپؓ کی طرف لپکے۔ آپؓ نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا:-

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ

تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا تو وہ جان لے کہ آپؐ فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن تم میں سے جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو اسے علم ہونا چاہئے کہ وہ زندہ ہے اور اس پر موت نہیں آئے گی۔ اس کے بعد آپؓ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:-

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ○

(سورۃ آل عمران 3:145)

ترجمہ: اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ یقیناً شکرگزاروں کو جزا دے گا۔

ذرا غور فرمایئے! کیا کوئی آج بھی یہ گوارا کر سکتا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ مر گئے ہیں۔ نہیں وہ زندہ ہیں۔ نہ صرف زندہ ہیں بلکہ زندگی بخشنے والے ہیں اور آج روئے زمین پر ایک ہی نبی ہے جو زندہ ہے اور زندگی بخش ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

”ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفی ﷺ ہے۔“ (تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15 صفحہ: 141)

اور فرمایا:

"زندہ کتاب قرآن کریم ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ زندہ رسول وہی ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مردے زندہ ہو رہے ہیں، نشانات ظاہر ہو رہے ہیں، برکات ظہور میں آ رہی ہیں، غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔" (الحکم 31 مئی 1900ء)

لیکن ابو بکرؓ ہاں وہ ابو بکرؓ جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے زیادہ صاحب علم وحکمت اور صاحب نور و بصیرت انسان تھا۔ کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔

وہ ابو بکرؓ جو اپنے اس محبوب رسولؐ پر اس طرح فدا تھے کہ غار ثور میں ایک روایت کے مطابق آپؐ کے پاؤں پر بچھو ڈس جاتا ہے تو آپؓ اس لئے پاؤں ہلاتے تک نہیں کہ کہیں اس پیارے آقا کی نیند نہ خراب ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ پر ہی نہیں آپؐ کی نیند پر بھی قربان ہونے والا آپؐ کا سچا ترین عاشق یہ کیونکر منادی کر رہا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ مر گئے ہیں۔

وہ ابو بکرؓ جو اپنی جان، مال، عزت اور نفس۔ تمام کا تمام، ہر لمحے اپنے محبوب آقا پر قربان کرنے کے لئے بہانے ڈھونڈتے رہتے تھے، آج کہہ رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ مر گئے ہیں۔

وہ ابو بکرؓ جو ہر آن اپنے پیارے حبیب کے لئے مرنے کے لئے مستعد تھے آج کہہ رہے ہیں کہ أَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ کہ یقیناً محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں۔

یہ وہی آسمانِ اسلام کا قطب ستارہ تھا جس کو اس کے بیٹے نے جب یہ کہا کہ جنگ کے دوران آپؓ اس کی تلوار کی زد میں تھے اور اگر آپؓ اس کے باپ نہ ہوتے تو وہ ضرور آپؓ کو قتل کر دیتا۔ آپؓ نے اسے جواب دیا کہ اگر وہ آپؓ کی زد میں آتا تو آپؓ ضرور اسے ہلاک کر دیتے۔ اپنے پیارے حبیب کے صدقے، محض اور محض اللہ کی خاطر اور اسکے دین کی خاطر، میں اپنے صلبی بیٹے کو بھی قتل کرنے سے دریغ نہ کرتا۔ آج وہ یہ کہہ رہا ہے کہ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، یقیناً محمد ﷺ مر چکے ہیں۔ وہ تو ایسا فقرہ سن بھی نہ سکتا تھا کجا یہ کہ وہ اسے خود وفات یافتہ ثابت کر رہا تھا۔

ذرا غور فرمایئے کونسا پتھر تھا جو آپؓ نے اپنے سینے پر رکھ کر اپنے پیارے حبیب کی موت کو تسلیم کر لیا۔ میرے پیارے بھائیو! یہ ایک بہت بھاری، بہت بڑا اور بہت سچا قدم تھا جو اس کوکب دری، اس قطب ستارے نے اٹھایا تھا۔ یہ اسی کا حوصلہ تھا اور اسی کی ہمت تھی۔ بلکہ اسی کی اہلیت تھی جو اس نے یہ قدم اٹھایا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد اس وقت دنیا میں سب سے بڑا موحد تھا۔ اور جو بات اس نے کی وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے کلام کے بعد اس دور میں سب سے درست اور سب سے سچی بات تھی اور وہ آج بھی ہمارے لئے ایک عظیم اور پاک روشنی کا سرچشمہ ہے۔ وہ یہ جانتا تھا کہ محمد ﷺ کی ذات ہر حالت میں، ہر طرح اور ہر وقت واجب اطاعت تو ہے، مگر قابل پرستش نہیں ہے۔

اطاعت کا حکم کیا ہے؟

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔ یہی بنیادی حکم ہے۔

لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ یہاں جن کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ ارشاد فرما رہا ہے ان میں سے ایک معبود ہے اور ایک عابد یا عبد۔ ایک اللہ ہے اور دوسرا بندہ۔ ایک خالق ہے اور دوسرا مخلوق۔

قائم بالذات ہستی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ باقی سب فانی ہیں۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ ○

(سورۃ الرحمن 55:27-28)

ذات جاودانی اللہ تعالیٰ ہے۔

باقی وہی ہمیشہ، غیر اس کے سب ہیں فانی

اور محمد ﷺ کیا ہیں؟

اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ○ (سورۃ النسا 4:81)

کہ جو اس رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں محمد ﷺ کا نام رکھا ہے۔ اس میں سر یہی ہے کہ باطل معبودوں کی نفی اور توحید الٰہی کا اظہار جلالی طور پر ظاہر ہونے والا تھا۔ (الحکم 10 فروری 1901ء)

یہ فرق تھا جو حضرت ابو بکرؓ نے دو اور دو چار کی طرح واضح کیا اور اس پر امت کا کاربند کر دیا۔ باطل معبودوں کی عملاً نفی اور توحید الٰہی کا عملاً اظہار اس روز حضرت ابو بکرؓ کے ذریعے بھی ہوا۔ آپؓ جو صحابہؓ میں رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے تھے۔ اپنے حبیبؐ کی جدائی کے غم سے نڈھال تھے مگر اطاعت ہر دوسرے جذبے پر غالب تھی۔ آپؓ نے امت کو ہمیشہ کے لئے یہ پیغام دے دیا کہ خدا تعالیٰ کے مقابل پر خواہ رسول اللہ ﷺ جیسا محبوب، آپؐ جیسا لاثانی انسان ہی کیوں نہ ہو، وہ درمیان میں نہیں ہے۔ آپؐ کی اطاعت خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے لابدی ہے مگر آپؐ خود معبود نہیں ہیں۔

پس آپؓ نے یہ کھول کر بتا دیا کہ محمد ﷺ تو صرف ایک رسول تھے، خدا نہیں تھے، معبود نہیں تھے۔ ہم عبادت کرتے ہیں تو صرف اللہ تعالیٰ کی، اور وہی ہے جو زندہ ہے۔ ہم محمد ﷺ کی عبادت نہیں کرتے۔ ہاں آپؐ کی کامل اطاعت کرتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ کی اطاعت صرف ایک خدا کی عبادت سکھاتی ہے۔ ایک خدا کی عبادت کا سبق دیتی ہے۔ آپؐ کی اطاعت ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور آپؐ کا اسوہ ہماری صراط مستقیم ہے۔ اب ہمارے وہ محبوب و مطاع آقا وفات پا چکے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ زندہ ہے۔ اب اس کی اطاعت کا نظام منتقل ہوا ہے محمد رسول اللہ ﷺ کے جانشین کی طرف۔ لہٰذا زندہ حقیقت وہ ہے جو تمہارے سامنے زندہ امام کی شکل میں ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے بعد رسول ﷺ کی تعلیم کے مطابق صرف اور صرف اس کی اطاعت لازم ہے۔

یہ وہ بصیرت افروز منظر تھا جو حضرت ابو بکرؓ کی زبانِ مبارک سے ادا ہو کر نوشتۂ تقدیر بن گیا۔ یہ ایک ایسی رہنما ہدایت تھی جو عالم اسلام کی پہلی دفعہ اور عین موقعے پر رونما ہوئی تھی۔ یہ اُسی وقت اور عین اسی وقت نمایاں اور واضح روشنی کے ساتھ نافذ ہونی چاہئے تھی اور ہوئی۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے آنحضرت کے بعد اس وقت حضرت ابو بکرؓ ہی وہ سب سے بڑے توحید پرست تھے، سب سے زیادہ دلیر انسان تھے، جنہوں نے اس زندہ حقیقت کے قیام کے لئے ایسا بڑا اور بھاری بھرکم بوجھ اٹھایا اور ان صحابہؓ کو بھی سمجھانے میں کامیاب ہوئے، جو فراقِ رسول میں دیوانہ ہو رہے تھے۔

سامعین کرام!

یہ ہمارے لئے ایک عظیم الشان رہنما اصول ہے جو حضرت ابو بکرؓ نے، ہاں اس ابو بکرؓ نے جو بقول حضرت مسیح موعودؑ کتابِ نبوت کا ''نسخۂ جمالیہ'' اور ''نبیوں کی مٹی کا بقیہ'' اور ''اربابِ فضل وشجاعت کے امام'' اور ''فخر الاسلام والمرسلین'' تھے، پیش فرمایا ہے کہ اگر عہد بدلتا ہے تو اپنے قلبی تعلق کی بناء پر گو پرانے کی یاد کا محو ہونا ناممکن ہے مگر یہ جاننا ضروری ہے کہ: ''مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّداً فَإِنَّ مُحَمَّداً قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ''

یہ بڑا بھاری فقرہ ہے مگر یہ گراں بار الفاظ مومن کو شرک سے بچا کر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عبادت سے منسلک کرنے والے ہیں۔ پس نئے امام کی اطاعت بہرحال ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے اب وہ مقرر کیا گیا ہے۔ پرانے سے محبت یا تعلق کسی طور بھی نئے آنے والے کی اطاعت میں روک نہیں بننا چاہئے۔

پس ہمارا جانے والا عہدیدار محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر تو نہیں ہوسکتا، وہ ہم میں سے کسی کو بھی رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر محبوب تو نہیں ہوسکتا، وہ آپؐ سے بڑھکر مقام ومرتبہ تو نہیں رکھتا، وہ محمد ﷺ سے اعلیٰ وارفع تو نہیں ہے۔ تو پھر اس جانے والے پرانے کی وجہ سے نئے کی اطاعت کرنے میں روک کیا ہے؟ حجاب کیسا ہے؟ فخر الاسلام والمرسلین حضرت ابو بکرؓ نے ہمیں اطاعت کا یہ عظیم نسخہ عطا فرمایا ہے اور اس پر بلا استثناء ہر صحابیؓ نے صدق دل سے اور شرح صدر کے ساتھ ہمارے سامنے عمل بھی کر کے دکھایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے اس فرمان پر کسی ایک صحابیٔ رسولؐ نے بھی

اختلاف نہیں کیا۔ پس اس پہلو سے ہر صحابیؓ ہمارے لئے عظیم اور آسمانِ اسلام کا درخشندہ ستارہ ہے۔

جہاں خدا تعالیٰ کی ذات کا سوال تھا، جہاں رسول اللہ ﷺ کے احکام کی اطاعت کا سوال تھا، وہاں حضرت ابو بکرؓ نے خدا تعالیٰ کی خاطر اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اپنے محبوب کو وفات یافتہ تسلیم کرلیا۔ مگر جہاں آپؐ سے ذاتی محبت اور عشق کا پہلو تھا وہاں آپؓ اس دنیا میں جب اپنے محبوب ﷺ سے اپنی رفاقت ختم دیکھتے تھے تو غم سے بھر جاتے تھے اور کہتے تھے:

فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْحَبِيْبِ
وَزَيْنِ الْعَمَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ
فَلَيْتَ الْمَمَاتَ لَنَا كُلِّنَا
فَكُنَّا جَمِيْعًا مَعَ الْمُهْتَدِي

(ابن سعد ذکر من رثی النبی ﷺ)

جب محبوب ہی بچھڑ گیا تو پھر اب زندگی کا کیا لطف؟ اب تو وہی نہ رہا جو زینت کل عالم تھا۔ کاش موت آتی تو ہم سب پر بیک وقت آتی۔ آخر ہم سب اس زندگی میں بھی ایک ساتھ ہی تو تھے۔

پس حضرت ابو بکرؓ نے یہ شعور عطا فرمایا کہ ذاتی تعلق خواہ کتنا ہی اہم اور مقدس کیوں نہ ہو، خواہ وہ جذبات دل کے لحاظ سے کیسے ہی زور آور کیوں نہ ہوا، اپنی جگہ ہے مگر اطاعتِ الٰہی کا مقام اپنی جگہ پر ہے۔

پس کتابِ نبوت کے اجمالی نسخے کا یہ بیان آج بھی ہمارے لئے راہنمائی اور ہدایت کی روشنی مہیا فرماتا ہے کہ اگر ایک عہدیدار سے اس کے دور میں ہماری اطاعت اور وفا وابستہ تھی تو اس کے بعد نئے منتخب ہونے والے عہدیدار سے بھی اطاعت ووفا کا ناطہ باندھیں کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے کام کرنے والا ہے اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت اور تعلیم اور دین کی خدمت پر کمربستہ ہے۔

پھر حضرت ابو بکرؓ کی بصیرت افروز اطاعت کا ایک اور منظر بھی پردۂ اسلام پر مشاہدہ فرمائیں کہ اگلے روز مسجد نبوی میں ظہر کی نماز کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی بیعت عام ہوئی۔ اس موقع پر بھی آپؓ نے اطاعت کے مضمون کو مزید روشن کر کے بیان فرمایا۔ آپؓ نے حاضرین سے جو خطاب فرمایا، اس میں بھی اپنی اطاعت اور عمل کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے تحت کیا اور خود کو کالعدم قرار دیا مگر موجود امام ہونے کی بنیاد پر اپنے مقام اور مرتبے کے لحاظ سے لوگوں کو اپنی اطاعت کا پابند کیا۔ آپؓ نے فرمایا:-

اے لوگو! تمہاری باگ ڈور مجھے سونپی گئی ہے لیکن میں تم جیسا ہی ایک شخص ہوں.... میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا ہوں تو تم میری اطاعت کرو۔ ہاں اگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا نافرمان ہوتا ہوں تو پھر تم پر میری اطاعت واجب نہیں۔ (ابن ہشام امر سقیفہ بنی ساعدہ، خطبۃ ابی بکرؓ بعد البیعۃ...)

یعنی اصل اطاعت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے مگر تمہیں اس پر کاربند کرنے والا اب میں ہوں۔ یہ وہی "مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (سورۃ النساء 4:81) والا پیغام تھا جو بالفاظِ دیگر حضرت ابو بکرؓ نے یہاں بھی دوہرایا کہ جو اس رسولؐ کی اطاعت کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ یہ ایک جامع اور کامل نظامِ اطاعت تھا جو آپؓ نے ہمیشہ کے لئے امت کو عطا فرمایا۔

آنحضرت ﷺ اپنے آخری ایام میں حضرت اسامہؓ کی امارت میں ایک لشکر شام کی سرحدوں کی طرف روانہ کرنے کے لئے تیار فرما چکے تھے۔ اس لشکر میں حضرت عمرؓ اور دیگر بہت سے اکابر صحابہؓ بھی تھے۔ وہ ابھی تیار ہو کر مدینہ سے باہر ایک جگہ جمع ہوا تھا کہ انہیں رسول ﷺ کے وصال کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ وہ وقتی طور پر واپس مدینہ آ گئے۔

ادھر آنحضرت ﷺ کے وصال کی خبر جب اکناف میں پھیلی تو عیسائی اور یہودی قبائل بھی دلیر ہو گئے۔ شام کے سرحدی قبائل میں سے بھی بعض اس ارتداد کی آندھی میں گم گشتہ راہ اور باغی ہو گئے تھے۔ اسی طرح عرب کے مختلف اطراف سے اور مدینہ کے قرب و جوار سے خبریں موصول ہونے لگیں کہ بعض قبائل زکوٰۃ و صدقات کی ادائیگی سے منکر ہو رہے ہیں اور بعض مرتد ہو کر بغاوتیں اور یورشیں کرنے لگے ہیں اور ان کی طرف سے جارحانہ حملوں کا امکان ہے۔

مدینہ ہر طرف سے شدید خطرہ میں ہے۔
یہ حالات ایسے تھے کہ عملاً خطرات کا ایک حقیقی طوفان مدینے کی جانب امڑ رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ ان حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتی ہیں:

صَبَّتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ عِدْنَ لَيَالِياً

کہ میرے والد (حضرت ابوبکرؓ) پر ایسے مصائب آن پڑے کہ اگر وہ دنوں پر گرتے تو انہیں راتوں میں بدل ڈالتے۔

ان حالات میں حضرت ابوبکرؓ نے خود بھی رسول اللہ ﷺ کے احکام کی اطاعت کی اور صحابہؓ سے بھی کروائی۔ بہر حال خلیفہ اولؓ کے حضور اس قسم کی تجاویز پیش ہونے لگیں کہ ان حالات میں اگر اکابر صحابہؓ اور چوٹی کے جانباز مدینہ سے باہر ہوں تو دفاعی اعتبار سے مدینہ انتہائی کمزور رہ جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان مشوروں پر خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے لئے غیرت سے بھر کر، توکل کی چٹان پر قائم ہو کر، کمال اعتماد کے ساتھ فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا۔ جس کی روانگی کا حکم رسول اللہ ﷺ نے جاری فرمایا تھا اور نہ ہی اس جھنڈے کو کھولوں گا جو رسول اللہ ﷺ نے خود باندھا تھا۔

اس لشکر کی روانگی کی ضرورت ظاہر کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ یہاں عام طور طرز پر بھی بات کر سکتے تھے مگر خاص طور پر ازواجؓ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرنا لازماً خاص حالات کے پیش نظر انتہائی غیرت کے اظہار کی نشاندہی کرتا ہے۔ ازواجِ مطہرات مومنوں کی مائیں تھیں اور ماں کے لئے ہر شخص انتہائی غیرت رکھتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے دراصل یہاں امت کو یہ سبق دیا تھا کہ احکام رسولؐ کے نفاذ کے لئے اور ارشاد رسولؐ کی تعمیل کے لئے ایک مؤمن کے اندر دنیا کے ہر عزیز ترین رشتہ سے بھی زیادہ غیرت ہونی ضروری ہے۔ اس کا تقدس اس کی ہر متاع عزیز اور ہر عزت کے تعلق سے زیادہ مقدس ہے۔

الغرض آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے حکم کو کماحقہٗ قائم رکھا اور نافذ فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو پہلے اسامہؓ کے لشکر میں شامل تھا اور اسے رسول اللہ ﷺ نے اس میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا تھا، وہ ہر گز پیچھے نہ رہے اور نہ ہی میں اسے پیچھے رہنے کی اجازت دوں گا۔ اسے خواہ پیدل بھی جانا پڑے وہ ضرور ساتھ جائے گا۔ (زرقانی آخر البعوث النبویہ)

لشکر ایک بار پھر تیار ہو گیا۔ بعض صحابہؓ نے حالات کی نزاکت کے باعث پھر مشورہ دیا کہ فی الحال اس لشکر کو روک لیا جائے۔ لوگوں کی رائے لے کر حضرت عمرؓ آپؓ کے پاس حاضر ہوئے تو آپؓ نے پھر اسی آہنی عزم کے ساتھ ارشاد فرمایا:-

لَوْ خَطَفَتْنِي الْكِلَابُ وَالذِّئَابُ لَاَنْفَذْتُهُ كَمَا اَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَا اَرُدُّ قَضَاءً قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْقُرٰى غَيْرِيْ لَاَنْفَذْتُهُ۔ (ابن اثیر۔ ذکر انفاذ جیش اسامۃ بن زیدؓ)

کہ اگر کتے اور بھیڑیئے مجھے گھسیٹتے بھی پھریں تو بھی میں اس لشکر کو رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے مطابق لازماً بھجوا کر رہوں گا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کا جاری فرمودہ فیصلہ نافذ کر کے رہوں گا۔ اور ہاں اگر بستیوں میں میرے سوا کوئی بھی باقی نہ رہے تو بھی میں اس فیصلہ کو نافذ کروں گا۔ اور پھر کر کے دکھایا۔

یہاں حضرت ابوبکرؓ کی روح اطاعت کا ایک اور منظر بھی سامنے آیا کہ حضرت ابوبکرؓ کا حتمی فیصلہ سننے اور آپؓ کے آہنی عزم کو دیکھنے کے بعد حضرت عمرؓ نے لشکر والوں کو تیار ہو کر کوچ کرنے کا مشورہ دیا۔ خلیفۂ وقت کو مدینے میں کئی کاموں میں حضرت عمرؓ کی ضرورت تھی۔ چونکہ اس لشکر کو آنحضرت ﷺ خود تیار کر چکے تھے۔ اس لئے آپؓ نے حضرت عمرؓ کو از خود روکنے کی بجائے حضرت اسامہؓ سے اجازت چاہی کہ وہ حضرت عمرؓ کو آپؓ کے پاس رہنے دیں۔ حضرت اسامہؓ نے خلیفۂ وقت کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے حضرت عمرؓ کو مدینے میں رہنے کی اجازت دے دی۔ اس واقعہ کے بعد حضرت عمرؓ جب بھی حضرت اسامہؓ سے ملتے تو آپؓ سے مخاطب ہو کر کہتے۔ "السلام علیك اَيُّهَا الْاَمِيْرُ" اے امیر! تم کو سلام۔ حضرت اسامہؓ اس کے جواب میں "غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ" کہتے۔ کہ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپؓ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔

یہاں حضرت ابوبکرؓ نے انتظامی امور میں سے ایک اہم اور بنیادی امر یہ بھی سمجھا

دیا کہ امت میں اگر کسی افسر کو کسی کارکن کی ضرورت ہو تو وہ اس کے افسر سے اجازت لے۔اسلامی آداب انتظام میں سے یہ ایک اہم ادب اور اصول ہے۔
خلاصہ کلام یہ کہ آنحضرت ﷺ زندہ تھے تو حضرت ابو بکرؓ آپؐ کی دل کی دھڑکنوں کے ساتھ چلتے تھے اور آپؐ کے وصال کے بعد بھی آپؐ کے ہر حکم کی ہر حالت میں تعمیل فرمائی اور دنیائے اسلام کو اطاعت کا عظیم الشان نظام عطا فرمایا۔
اب ایک اور مجسمۂ اطاعت کی داستان بھی سنیں۔جس کا نام بلال بن رباح تھا، بلالِ حبشی، سیدنا بلالؓ۔وہ بظاہر ایک بے اختیار شخص تھا مگر اطاعتِ رسولؐ میں ساری زندگی آنحضرت ﷺ کے ساتھ سایہ بن کر رہا۔ہر وقت بھاگ بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے کام کیا کرتا تھا۔اور آپؐ کے وصال کے بعد بھی خواب میں جب آپؐ کا ارشاد سنا تو تعمیل کے لئے نکل کھڑا ہوا۔رضی اللہ عنہ
وصالِ نبی ﷺ کے بعد حجرت بلالؓ نے کچھ عرصہ تو مدینے میں قیام کیا مگر آپؓ کے لئے اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے بغیر یہاں جینا کٹھن ہو گیا۔چنانچہ آپؓ بے قرار ہو گئے اور بڑے اصرار کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ سے شام چلے جانے کی اجازت حاصل کر لی اور پھر وہاں جا کر وہیں کے ہو گئے۔
ایک روحِ بلالی وہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان نصیب ہوا اور آپؐ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر پہنا تو آپؓ کا مالک آپؓ کے سینے پر صحرائی دوپہر میں جلتے ہوئے پتھر رکھ کر تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹتا تھا۔وہ تنور مثال ریت جو آپؓ کی جلد کو تو جلا جلا جاتی تھی مگر آپؓ کے آہنی ایمان کو ذرہ برابر بھی آنچ نہ دے سکی۔
وہ بھاری بھرکم پتھر آپؓ کے سینے کو تو دبا دیتا تھا مگر سینے کے اندر جذبات ایمان کو نہ کچل سکا۔
دوسری روح بلالی یہ تھی خواب میں بھی اپنے آقا و مطاع کی آواز سنی تو اسی کی اطاعت میں سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے روضۂ رسولؐ پر حاضر ہو گئے۔
اور شانِ بلالی یہ تھی کہ ایک رات آپؓ کو خواب میں آنحضرت ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔آپؐ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا:-

مَا هٰذِهِ الْجَفْوَةُ يَا بِلَالُ؟ مَا لَكَ اَنْ تَزُوْرَنَا

یہ کیسی بے وفائی ہے کہ مجھے ملنے کے لئے آئے ہی نہیں۔

یہ شانِ بلالی ہے کہ شمع گویا خود پروانے کے پاس آئی ہے۔بیدار ہوئے تو آپؓ کو مدینے جانے کی تڑپ لگ گئی۔مدینے پہنچے تو سیدھے اپنے محبوب آقا ﷺ کی قبر کے سرہانے جا بیٹھے۔آنکھوں سے آنسوؤں کا طوفان تو خاموشی کے ساتھ امڑ ہی رہا تھا مگر ہچکیوں نے ماحول میں غم فراق کی منادی کر دی۔
آپؓ کے رونے کی آواز ایسی غمناک تھی کہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے کانوں تک پہنچی تو وہ آپؓ کی آواز کو پہچان کر تلملا اٹھے۔بچپن میں وہ حضرت بلالؓ کی گود میں کھیلتے تھے۔آپؓ کے شام جانے سے وہ آپؓ کے لئے بھی اداس تھے۔چنانچہ وہ لپک کر آئے اور آپؓ سے چمٹ گئے۔آپؓ بے اختیار ہو کر انہیں چومنے لگے۔اپنے پیارے آقا ﷺ کے جگر گوشوں میں آپؐ کی خوشبو سونگھی تو ایک ہیجان تھا جو طوفان بن کر آپؓ کے سینہ و دل سے ابل رہا تھا۔پھر جب نماز کا وقت آیا تو ان دونوں نے آپؓ سے درخواست کی کہ اذان آپؓ دیں۔حضرت بلالؓ نے عرض کی:"میرے لئے ممکن نہیں ہوگا کہ ایسا کر سکوں۔مجھ میں اس کا حوصلہ نہیں ہوگا"۔لیکن ان دونوں نے اس قدر اصرار کیا کہ حضرت بلالؓ مجبور ہو گئے اور اذان دینے پر آمادہ ہو گئے۔آپؓ نے ابھی "اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا تھا کہ آپؓ کی آواز میں لپٹی ہوئی اپنے محبوب آقا ﷺ کی یاد نے لوگوں کو بے چین و بے اختیار کر دیا۔ان کے صبر کے دامن ہاتھ سے چھٹ گئے اور آنسوؤں کے بند ٹوٹ گئے۔اور آپؓ نے جب "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔پھر آپؓ نے جب "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کہا تو جیسے ایک کہرام تھا جو مدینہ میں برپا ہو گیا۔عورتیں روتی ہوئی باہر نکل آئیں۔مرد مسجد کی طرف لپکے۔درد کی اس دھوپ میں جیسے ممکن تھا کہ مدینے کا کوئی گھر ایسا بھی باقی رہتا جو اس دن اپنے محبوب آقا، پیارے حبیب ﷺ کی یاد میں تڑپ نہ گیا ہو...اس ماحول میں اپنے محبوب آقا ﷺ کے غم میں حضرت بلالؓ کے لئے مدینہ میں رہنا ممکن نہیں تھا۔چنانچہ پھر واپس شام تشریف لے گئے۔اور اپنی وفات تک وہیں مقیم رہے۔(اسد الغابہ والاصابہ، بلال بن رباحؓ)
آنحضرت ﷺ نے رؤیا میں حضرت بلالؓ سے ملنے کی خواہش کا اظہار فرمایا

تھا۔ حضرت بلالؓ فوراً آپؐ کی خواہش کی تعمیل میں آپؐ کی آواز کی اطاعت میں گویا تڑپ کر مدینے پہنچ گئے اور کچھ وقت روضۂ رسولؐ کے پاس گزار کر دوبارہ شام چلے گئے۔

یہ محبتوں کے فسانے ہیں، یہ اطاعتوں کی داستانیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعے اس کائنات کے افق پر ابھریں اور بعد میں آنے والوں کے واسطے ہمیشہ کے لئے فرمانبرداری کے نقوش ثبت کرگئیں۔ یہ وہ اطاعتیں ہیں جو اُن صحابہؓ کو ''رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ'' کی سند سے سرفراز کرکے انہیں اپنے رب کریم کی رضا کی جنتیں عطا کرگئیں۔ اے اللہ ہمیں بھی صحابہؓ جیسی اطاعتوں کے اسلوب عطا کر۔ اطاعتوں والے وہ دل عطا فرما جو صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہوں۔ اطاعتوں کی ایسی راہگزر پر چلا جو تیری رضا کی جنتوں میں پہنچادے۔

یَا رَبِّ فَارْحَمْنَا بِصَحْبِ نَبِیِّنَا وَاغْفِرْ وَاَنْتَ اللّٰہُ ذُوْ اٰلَاءِ

اے میرے رب! تو ہی نعمتوں والا اللہ ہے۔ ہم پر نبیؐ کے صحابہؓ کے طفیل رحم کر اور ہماری مغفرت فرما۔ (سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ: 397)

Cell : 9943720000

National Mobiles

Accessories & Spares

9, Perumal Chetty Street,
Pollachi - 642 001,

21/3, Krishna Samy Street,
Pollachi - 642 001,

17/7, Karumathampatti,
Somanur - 641 659,

479, Anupparpalalyam,
Thirupur - 641 652.

TAMIL NADU

مجاہدین تحریک جدید بھارت متوجہ ہوں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے 79 سال کے آغاز کا اعلان فرمادیا ہے۔ اور تحریک جدید کے سال نو کا چھٹا ماہ گزر چکا ہے۔ مخلصین جماعت اس عظیم اور بابرکت تحریک میں حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر سال اپنے وعدوں میں نمایاں اضافی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

''یاد رکھو کہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی ان کو بھی دور کردیگا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اسے برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ عزت کا خاص مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔'' (الفضل 30 نومبر 1939ء)

جماعتہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران جماعت اور افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدہ جات کے مطابق اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں کیونکہ اکثر جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل تدریجی وصولی میں بہت کمی دکھائی دے رہی ہے جو کہ لمحہ فکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مجاہدین تحریک جدید کو اس کی توفیق دے اور ان کے اموال و نفوس میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles (2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

*** Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint**

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

Rehemathulla Shareef

Cell : 9396323262, 9395512525,
Ph : 08504-222122

M-SWIF
TUBULLAR * AUTOMOTIVE BATTERY

R. S. BATTERIES & INVERTERS

Amarchinta Road, Atmakur Mdl,
Mahabubnagar Dist.

Prop.
Mahmood Hussain
Cell : 09900130241

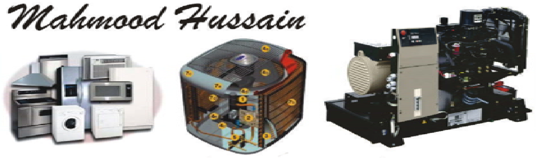

M - AHMADI ELECTRICALS

Generator & A.C. repairing,
All Electrical Appliances repairs.

Distt. Yadgir, Karnataka
email : mahmoodhussain.ma@gmail.com

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD
CONTACT: MUBARAK AHMAD

A/22,SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007
PH: 0674-2540396,2548030
MOB: 9438362671,9337362671,9937862671
WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM
EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

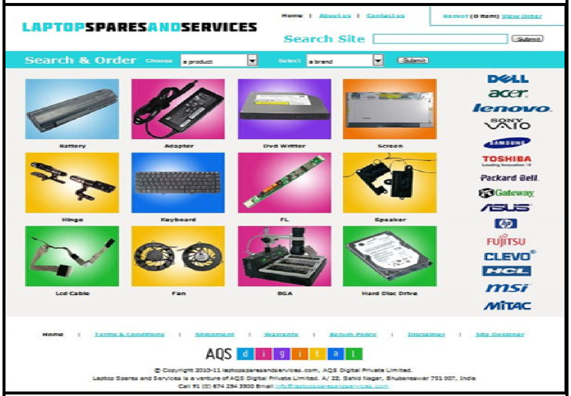

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL DATA RECOVERY TRAININGTRAINING

Prop. S. A. Quader

Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

محسن انسانیت

(ایک چھوٹی تقریر)

سیدنا ومولانا سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کی پیدائش سے قبل انسانیت جہالت کے سمندر کی گہرائیوں میں غوطے کھا رہی تھی لیکن خدا نے اپنی سنّت کے موافق اپنی خَلق پر رحم کرتے ہوئے انہیں ظلمات سے نور کی طرف لے جانے کے لئے اُن میں اُس عظیم الشان محسن انسانیت رسول کو بھیجا جس نے انسانیت کو جہالت کی گہرائیوں سے اُٹھا کر علم وعرفان کے آسمان تک پہنچا دیا۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً　　فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

محسن انسانیت کی زندگی کا ایک ایک لمحہ گواہ ہے اُن لا تعداد احسانوں کا جو آپ ؐ کی ذاتِ مبارک سے انسانیت کو حاصل ہوئے اور اُن تمام احسانوں کا تذکرہ کرنا سمندر کو کوزے میں سمیٹنے کے برابر ہے۔

آپ ؐ کا سب سے بڑا احسان انسانیت پر یہی ہے کہ آپ ؐ نے کفر وضلالت کے غلیظ لباس میں لپٹی انسانیت کو اپنے مولیٰ حقیقی سے ملا دیا اور خدا کی عبادت میں انہیں لگا کر انکی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے کا سامان مہیّا فرمایا اور اُنہیں توحید کے لباس میں ایسا ملبوث کر دیا کہ اُنہوں نے ہاتھ تو کٹوا دیئے مگر توحید کا عَلم گرنے نہ دیا۔ غارِحراء سے نکلنے والی توحید کی صدا نے ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا اور دنیا نے ایک ایسا روحانی انقلاب بَرپا ہوتے ہوئے دیکھا کہ جس کی مثال تمام تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی ۔ چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف غیروں نے بھی کیا

Leo Tolstoy مشہور یورپی مصنف لکھتا ہے کہ:

" Muhammad has always been standing higher than the Christianity.He does not consider god as a human being and never make himself equal to God.Muslim worship nothing except God and Muhammad is his Messenger.There is not any mystery and secret in it."

اُس محسن انسانیت کے احسانوں میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ آپ ؐ نے اخلاقی طور پر جانوروں سے مشابہ انسانوں کو خدا نما انسان بنا دیا اور ایسا اسوۂ حسنہ دنیا کے سامنے پیش کیا کہ عرب کے وہ لوگ جو غلاموں کو مارنا فخر جانتے تھے اور اپنی بچیوں کا قتل کر کے اُنہیں ذرا بھی دکھ نہ ہوتا تھا اور دنیا میں ایسی کوئی برائی نہ تھی جو اُن میں پائی نہ جاتی ہو۔ ہاں وہی عرب کے جاہل لوگ اُسی محسن انسانیت کے احسانوں کی وجہ سے ایسے اخلاقِ فاضلہ کے مالک بنے کہ خدا نے اُن کے متعلق گواہی دی کہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اُس محسن انسانیت کے احسانوں کو میں کس قدر گنواؤں کہ زندگی کے ہر شعبہ میں آپ ؐ کے احسانات نظر آتے ہیں ۔ وہی ہستی ہے جس نے عورتوں کو اپنے حقوق دلوائے، کالوں اور گوروں کے فرق کو مٹایا، غلامی کی لعنت کو ختم کروایا اور اسلام کی شکل میں وہ آخری اور کامل شریعت ہمیں عطا فرمائی کہ جس میں ہمارے ہر دینی و دنیاوی مسئلہ کا حل اور راہِ راست کا طریق بیان ہے۔

محسن انسانیت ؐ نے انسانیت کو ایسی اعلیٰ تعلیم سے نوازا کہ جو واحد ذریعہ ہے دنیا میں امن وسلامتی قائم کرنے کا اور مرد وزن کے حقوق کو قائم کرنے کا۔

حَجَّةُ الْوَدَاع کے موقع پر آپ ؐ نے جو نصیحتیں مسلمانوں کو مخاطب کر کے دیں، یہ کہنا ہرگز غلط نہ ہوگا کہ وہ ہی خلاصہ ہے اُس راہ کا

جس پر چل کر انسانیت امن وسلامتی کی منزل تک پہنچ سکتی ہے۔اور آج کے دور میں جو تنظیم عالمی امن کو قائم کرنے کی علمبردار ہے یعنی U.N.O اُس نے بھی ہمارے آقا ومتاعؐ کی عطا کردہ تعلیمات کو اپنایا ہوا ہے مگر افسوس ہے مسلمانوں پر کہ وہ اِس سے دُور جانے پر تلُے ہوئے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰؐ کے احسانوں کا بدلہ تو ہم کسی بھی صورت میں ادا نہیں کر سکتے لیکن اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں آپؐ کے احسانوں کو یاد کرکے زیادہ سے زیادہ آپؐ پر درود و سلام بھیج کر ثواب کے مستحق ہو سکتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ علیٰ الِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ علیٰ اِبْرَاھیمَ وَعلیٰ الِ ابْراھیمَ اِنَّکَ حَمیدٌ مَجِیْد۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ علیٰ الِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْت علیٰ اِبْرَاھیمَ وَعلیٰ الِ ابْراھیمَ اِنَّکَ حَمیدٌ مَجِیْد۔

آخر پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش ہے۔آپؑ فرماتے ہیں:

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمّی بیکس سے محالات کی نظر آتی تھیں۔“(برکاتُ الدّعا صفحہ 5)

Zishan Ahmad Amrohi (Prop.) Cell : 9720171269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHANKARA TRADERS

Gher Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

حاصل مطالعہ:

(مرسلہ از سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ)

خطرناک کھیل

مولانا وحید الدین خان اپنی کتاب مطالعہ حدیث میں لکھتے ہیں:

''حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک (مسند الامام احمد بن حنبل، الجزء الخامس، صفحہ: 181) جب بھی ایک آدمی دوسرے آدمی پر کافر یا فاسق ہونے کا الزام لگاتا ہے تو ضرور یہ الزام خود قائل کی طرف لوٹ آتا ہے اگر دوسرا آدمی ویسا نہ ہو۔

ایک واعظ اگر نام کے تعین کے بغیر نصیحت کرے اور یہ کہے کہ لوگوں کا کیا حال ہو گیا ہے کہ وہ کفر اور فسق جیسے اعمال میں مبتلا ہو رہے ہیں، تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس قسم کی عمومی نصیحت کی مثال خود رسول اللہ ﷺ کے یہاں پائی جاتی ہے۔ لیکن نام کے تعین کے ساتھ اگر کسی کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ کافر ہے یا فاسق ہے یا مرتد ہے یا بت پرست ہے، تو یہ ایک بے حد خطرناک قول ہوگا۔ ایسا قول اگر اللہ کے علم کے مطابق شخص مذکور کے لئے درست نہ قرار پاتا ہو تو وہ فضا میں تحلیل نہیں ہوگا بلکہ وہ لوٹ کر خود قائل کی طرف آجائے گا۔ یعنی قائل نے دوسرے شخص پر جو الزام لگایا ہے وہی الزام خدا کے رجسٹر میں خود قائل کے خانہ میں لکھ دیا جائے گا۔ اور آخرت میں اس کا انجام برعکس طور پر وہی ہوگا جس کا مستحق اس نے دوسرے کو ٹھہرانے کی کوشش کی تھی۔

یہ بلا شبہ ایک بے حد سنگین بات ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی کسی کے بارے میں اس طرح کے سخت الزامی الفاظ بولنے سے آخری حد تک پرہیز کرے۔ اس طرح کے معاملات میں بولنے سے زیادہ بہتر ہے چپ رہنا اور اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اس کے لئے بولنا ضروری ہو گیا ہے تو اس پر فرض کے درجہ میں لازم ہوگا کہ وہ کسی کے بارے میں ایسا سخت حکم لگانے سے پہلے اس کے بارے میں ہزار بار سوچے۔ وہ آخری ممکن حد تک اس کی تحقیق کرے اسی کے ساتھ وہ اس کے بارے میں اہل علم اور اہل تقویٰ سے مشورہ کرے۔ ان سارے تحقیقی اور احتیاطی مراحل سے گزرنے کے بعد بھی اگر اس کا ضمیر مطمئن ہو کہ اس معاملہ میں اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بولے اور اپنے اس قول کی بنا پر وہ اللہ کے یہاں پکڑا نہیں جائے گا تو اس کے بعد وہ بول سکتا ہے۔ اگرچہ پھر بھی مذکورہ اندیشہ بدستور باقی رہے گا۔ کیونکہ موجودہ دنیا میں مومن کی ذمہ داری نصیحت اور تبلیغ ہے نہ کہ دوسروں کے بارے میں کافر اور فاسق اور مرتد اور بت پرست ہونے کا اعلان کرنا۔

آسٹریلیا کا ایک قدیم ہتھیار ہے جو بومرینگ (boomerang) کہا جاتا ہے۔ اس کی صفت یہ ہے کہ پھینکنے کے بعد اگر وہ نشانہ پر نہ لگے تو وہ خود پھینکنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔ اسی سے بومرینگ افکٹ کی اصطلاح بنی ہے۔ اس سے مراد ایک ایسا عمل ہے جو خود عامل کے اوپر الٹا پڑے۔

اس اصطلاح کو اگر استعمال کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ کسی شخص کو کافر یا فاسق یا مرتد یا بت پرست کہنا ایک بومرینگ کھیل ہے۔ یہ ایک ایسا خطرناک پتھر ہے جو اگر نشانہ پر نہ لگے تو وہ خود پھینکنے والے پر آ کر گرے گا۔

عباسی خلافت کے دور میں عقلی بحثوں کا ہنگامہ شروع ہوا۔ اشاعرہ اور معتزلہ اور متکلمین کے درمیان غلو کی حد تک شدید بحثیں جاری ہو گئیں۔ ہر ایک دوسرے کے خلاف سخت ترین الفاظ بولنے لگا۔ مثلاً اہل نقل نے اہل عقل کے خلاف فتویٰ دیا کہ من تمنطق فقد تزندق (جس نے علم منطق سیکھا وہ زندیق ہو گیا) دوسری طرف اہل عقل (معتزلہ) نے یہ کہنا شروع کیا کہ جو شخص قرآن کو قدیم مانے وہ کافر ہے۔

تکفیر و تفسیق کا یہ ہنگامہ کئی سو سال تک جاری رہا یہاں تک کہ علما کے درمیان عقائد کا یہ مسئلہ مسلمہ طور پر مان لیا گیا کہ: لا نکفر احداً من اهل القبلة (اہل قبلہ میں سے کسی کو ہم کافر نہیں کہتے) یعنی جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ زیادہ گہرائی کے ساتھ دیکھئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کسی

بھی حال میں اس کی تکفیر نہ کرو کیونکہ ایسا کوئی مسلمان نہ ہوا اور نہ کبھی ہو سکتا جو کعبہ کے بجائے کاشی یا ویٹکن کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی کو کافر یا مرتد یا بت پرست کہنا سرے سے کوئی دینی کام ہی نہیں۔ اسلام میں عمل کی بنیاد نیت پر رکھی گی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر یا مرتد یا بت پرست وہ آدمی ہے جو اپنے نیت کے اعتبار سے اس قسم کا برا فعل کرے، اور نیت کا علم چونکہ صرف خدا کو ہے اس لئے کسی اور کا یہ کام ہی نہیں کہ وہ دوسروں پر اس قسم کا الزامی ٹھپہ لگانا شروع کر دے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسا الزامی ٹھپہ لگانا سادہ طور پر صرف ایک گناہ نہیں ہے، بلکہ وہ بدترین قسم کی سرکشی ہے۔ وہ خدا کے قلم کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش ہے۔ جو آدمی ایسی کوشش کرے وہ خدا کے قلم کو حاصل کرنے میں تو کامیاب نہیں ہوگا، البتہ وہ خدا کے یہاں سرکشی کا مجرم قرار پائے گا اور جو سزا وہ دوسرے شخص کو دینا چاہتا تھا، اس کو وہ خود زیادہ بری شکل میں بھگتنے پر مجبور ہو جائے گا۔

مومن کا کام تکفیر نہیں ہے بلکہ تبلیغ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو نظر آئے کہ فلاں شخص کے اندر ایک برائی پیدا ہوگئی ہے تو آپ اس سے ملیں اور خیر خواہی اور نصیحت کے انداز میں اس کو سمجھائیں۔ اس کی اصلاح کے لئے خدا سے دعا کریں۔ حتی کہ اگر وہ آپ کے کہنے پر اصلاح قبول نہ کرے تب بھی آپ کے لئے جائز نہیں کہ آپ اس کے خلاف تکفیر کا فتویٰ جاری کریں۔ مومن کا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔ اس کے بعد بقیہ معاملات کا تعلق خدا سے ہے وہی جس کو چاہے گا سزا دے گا اور جس کو چاہے گا بخشش سے سرفراز کرے گا۔

تکفیر و تفسیق کا ہنگامہ صرف وہی شخص جاری کر سکتا ہے جس کا سینہ خدا کے خوف سے خالی ہو۔ جو آدمی خدا کی پکڑ سے ڈرتا ہو اس کا طریقہ ہمیشہ احتساب خویش کا ہوتا ہے نہ کہ احتساب غیر کا۔"

(مطالعہ حدیث، از مولانا وحید الدین خان صفحہ: 94-96)

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

Study Abroad

Get admissions in Top Level Universities/ Colleges/Schools
In
UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Ireland, Holland, Malaysia & China.

Visit / Settlement Abroad

- Visit/Business Visa
- Family Settlement Visa
- Supper Visa for Canada

Just Email us and our office staff will provide you all the Help

EC Education Concern®

Education Concern®
info@educationconcern.com / www.educationconcern.com
Skype: - counseling.educon

Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern® Education Concern®

عصر حاضر کے نوجوانوں کے مسائل کا حل خدام الاحمدیہ کے منشور کی روشنی میں

(از نیاز احمد نائک استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا (الکھف 12-11)

ترجمہ جب چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر پس ہم نے غار کے اندر ان کے کانوں کو چند سال تک (باہر کے حالات) سے منقطع رکھا۔

دشت تو دشت دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دئے گھوڑے ہم نے

کسی بھی قوم کے عروج وزوال میں نوجوانوں کا کلیدی کردار رہتا ہے۔اگر نوجوان مسائل کا شکار ہوئے تو ساری قوم گوناگو مسائل سے دوچار ہو جاتی ہے۔اوراگر نوجوان فلاح و بہبود کی ڈگر پر گامزن ہوئے تو قوم ترقی کی شاہراہ پر بڑی سرعت کے ساتھ رواں دواں ہو جاتی ہے۔اور عزو احتشام کے بام عروج تک پہنچ جاتی ہے۔

حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کی تاسیس وتعمیر میں اساسی کردار ادا کیا انہوں نے اپنے شباب کو طوفاں خیز صحراؤں اور تپتی ریت کو سونپ دیا۔آج وادیٔ غیر ذی زرع میں جو حسن وملاحت اور آرائش وزیبائش نظر آتی ہے وہ اس نوجوان کی عرق ریزی اور جانفشانی کا نتیجہ ہے۔

وہ نوجوان ہی تھے جنہوں نے غاروں میں چھپ کر اپنے دین وایمان کی حفاظت کی اور طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ہفتوں انکو سورج کی روشنی نصیب نہیں ہوتی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں نوجوانوں نے بے مثال قربانیاں رقم کیں۔بادہ خوار تقویٰ شعار بنے۔جان لینے والے جان دینے والے بنے۔ناز ونعم کے پروردہ نوجوان فقر وفاقہ پر آمادہ ہوئے۔ار ر سادگی کا لبادہ اوڑھا۔وہ جو فساد وعناد کا باعث تھے۔امت وامان کا ضامن بنے۔وہ جو قوم کو مسمار کر رہے تھے قوم کے معمار بنے۔وہ جو قانون شکن اور مفتن تھے مقنن اور قانون کے پاسدار بنے۔جن سے مسائل وقوع میں آتے تھے ان سے مسائل رفو ہوئے۔الغرض نوجوانوں نے ایک انقلاب عظیم برپا کر دیا۔

قارئین! اللہ تعالیٰ نے مشن کو تکمیل کے لئے ہر دور میں نوجوانوں کو منتخب کیا۔اسی سنت قدیمہ کے مطابق اس دور میں بھی حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے اسی مقام پر ایک فرزند دلبند کی خوشخبری عطا فرمائی۔آپؓ نے نوجوانوں کی ایک تنظیم خدام الاحمدیہ کے نام سے قائم فرمائی۔اور قوم کی بہتری وبھلائی کا یہ نسخۂ کیمیہ بتایا کہ ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی'' جو کہ ایک مسلّم حقیقت ہے۔

عصر حاضر میں نوجوانوں کے مختلف مسائل ہیں۔نوجوانوں کو امن وسکون نصیب نہیں۔آجکل کے ترقی یافتہ دور نے نوجوانوں کے اخلاق کو تباہ وبرباد کر دیا اور انکی روحانیت پر کاری ضرب لگائی۔خدام الاحمدیہ معدوم اخلاق کے ازسرِ نو قیام کے لئے وہی منشور پیش کرتی ہے جو قرآن کریم میں پہلے سے مرقوم ہے کیونکہ ہدایت کاملہ کا سرچشمہ قرآن ہے باقی اس کے ظل ہیں۔نوجوان طبقہ میں اخلاقی گراوٹ اور الحاد ودہریت کی طرف بڑھتے رجحان کو مٹانے کے لئے خدام الاحمدیہ ایک ہمہ گیر پروگرام پیش کرتی ہے خدام الاحمدیہ کے تعلیمی وتربیتی پروگرام میں یہ بات داخل ہے نوجوان زندہ خدا کے لئے کوشاں رہیں۔اور راتوں کے راہب بن کر اسے ڈھونڈیں۔اور دوسرے نوجوانوں کے لئے خدا کی ہستی پر ایک زندہ ثبوت پیش کریں۔تاکہ ان نمونوں کو دیکھ کر ان میں بھی خدا کے لئے تلاش وجستجو کا جذبہ پیدا ہو جائے اور جو کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا چہرہ دکھا دیتا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرقان مجید میں فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ پھر جسکو خدا مل جائے اسکے تمام مسائل ختم ہو جاتے ہیں۔

خداداری چہ غم داری

خدادارم چہ غم دارم

غلط لیڈرشپ کی وجہ سے آجکل کا نوجوان اکثر قانون شکنی کا مرتکب ہوتا ہے۔ نوجوانوں کا جوش و جذبہ جو تعمیری کاموں میں صرف ہونا چاہئے تھا تخریبی اور عبث کاروائیوں میں خرچ ہوتا ہے۔ پتھراؤ، ہنگامہ آرائی، احتجاج، ہڑتال، توڑ پھوڑ آج کل کے نوجوانوں کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے منشور میں ہے کہ:

امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو

باعث، فکر و پریشانی حکام نہ ہو

کہتے ہیں کہ دنیا کا سب سے بھاری بوجھ ایک باپ کے کندھے پر اسکے نواجون بیٹے کی لاش کا بوجھ ہوتا ہے۔ لاہور میں کتنے باپوں نے اپنے نوجوان بیٹوں کی لاشوں کو کندھا دیا کیا کوئی احتجاج ہوا۔ اگر احتجاج ہوتا تو کتنے مسائل پیدا ہوتے۔ اس قوم کے باپوں پر آفرین صد آفرین اور اس قوم کے نوجوانوں پر تحسین و آفرین۔ اور اس قوم کے امام پر ہزاروں سلام و آفرین۔ اللھم آیّد امامنا بروح القدس۔

آجکل کا نوجوان لغویات اور فضولیات میں سرگرم عمل نظر آتا ہے اور مال کو بے دریغ ان فضولیات میں خرچ کرتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے منشور میں ہے کہ لغویات سے احتراز کیا جائے اور وقت کو صحیح مصرف میں استعمال کیا جائے اسکے لئے تعلیم و تربیت کا ایک وسیع اور ہمہ گیر پروگرام پیش کرتی ہے۔

پھر آج کا نوجوان نشہ آور اشیاء کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ شراب جو کہ ام الخبائث ہے نوجوانوں کے لئے نہایت ہی مرغوب مشروب ہے۔ ان نشوں اور مُسکرات کی وجہ سے لاکھوں نوجوان لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ لیکن خدام الاحمدیہ کی تنظیم نشہ آور چیزوں کے بہت خلاف ہے۔ اور نوجوانوں کی تندہی و تندرستی اور جسمانی نشوونما کے لئے اس میں صحت جسمانی کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔ جس کے تحت مختلف ورزشی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں تا کہ نوجوانوں کی صحت برقرار رہے۔ یہ قاعدے کی بات ہے کہ ایک صحیح اور سالم دماغ ایک صحتمند جسم میں ہی پرورش پاتا ہے۔ لہٰذا جسم اور روح کی نشوونما کے لئے شعبہ صحت و جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ میں قائم ہے اس دور میں نوجوان موٹاپے کا شکار ہو رہے ہیں پھر اس وجہ سے مختلف امراض میں مبتلاء ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شعبہ صحت و جسمانی اسکے لئے ایک موثر ذریعہ ہے۔

عصر حاضر میں نوجوانوں کا ایک طبقہ نکمے پن کا شکار ہوا ہے ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھتا ہے۔ یوں بے روزگاری بھی کافی سنگین مسئلہ بنا ہوا ہے۔ خدام الاحمدیہ ہاتھ سے کام کرنے کی ترغیب دیتی ہے وقار عمل کا منظم منصوبہ تشکیل دیتی ہے۔ اور صنعت و حرفت سیکھنے کی تلقین کرتی ہے اور عملاً سکھاتی بھی ہے۔ اور قناعت کی ترغیب دیتی ہے۔ جھوٹے معیار کی زندگی کو نظر کراہت سے دیکھتی ہے۔

دنیا میں ہزاروں تنظیمیں قائم ہیں لیکن خدام الاحمدیہ کو یہ امتیاز اور عزاز حاصل ہے۔ اسکے بانی ایک مرد خدا تھے اور یہ روحانی لیڈرشپ کے زیر سایہ کام کر رہی ہے لہٰذا بغیر کسی تفریق کے وسائل کے مطابق مسائل کو حل کرتی ہے۔ لیکن مسائل کے حل کے لئے ایک مکمل منشور پیش کرتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تنظیم سے نوجوانوں کو باخبر کرایا جائے۔ جو آوارگان دشت خار ہیں انکو امن و عافیت کے اس معیار میں داخل کرایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

ہر بحر کے غواص بنو لیک باایں شرط

بھیگے نہ دامان خدا حافظ و ناصر

BRB
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

رپورٹس جلسہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام

جنکلہ پالم، آندھرا (از شیخ یعقوب علی معلم سلسلہ) مورخہ ۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ جنکلہ پالم، آندھرا میں مکرم شیخ کریم احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جسمیں تلاوت کلام پاک، نظم کے علاوہ علماء نے اس دن کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں حاضرین کی کل تعداد ۲۰ تھی۔ آخر پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ھبلی (از فضل حق خان مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ ھبلی میں مکرم رفیق احمد خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جسمیں تلاوت کلام پاک، نظم کے علاوہ علماء نے اس دن کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں حاضرین کی کل تعداد ۶۰ تھی۔ آخر پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

امروہہ (از صدر جماعت احمدیہ) مورخہ ۲۶ مارچ کو جماعت احمدیہ امروہہ میں صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جسمیں تلاوت کلام پاک، نظم کے علاوہ علماء نے اس دن کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں حاضرین کی کل تعداد ۲۰ تھی۔ آخر پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس روز جماعت نے نماز تہجد اور ایک وقارِ عمل بھی رکھا تھا۔

برہ پورہ (از سید آفاق احمد معلم سلسلہ) مورخہ ۲۴ مارچ کو جماعت احمدیہ برہ پورہ میں مکرم سید عبدالباقی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جسمیں تلاوت کلام پاک، نظم کے علاوہ علماء نے اس دن کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں حاضرین کی کل تعداد ۲۰ تھی۔ آخر پر تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائیں۔

طاہر آباد، آسنور: (از بشیر احمد محمود معلم سلسلہ) مورخہ 23 مارچ کو بعد نماز مغرب وعشا زیر صدارت مکرم محمد اسماعیل چوہان جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے علاوہ مکرم محمد یعقوب چوہان، مکرم ریاض احمد پسوال اور خاکسار نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ سے قبل ایک وقارِ عمل بھی کیا گیا۔ باوجود برف باری اور بارش کے پرگرام اللہ کے فضل سے کامیاب رہا۔

یلبر گہ سرکل، کرناٹک: (از سرکل انچارج) مورخہ 23 مارچ کو سرکل یلبر گہ میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز نمازِ تہجد سے کیا گیا۔ جلسہ میں احباب جماعت کے علاوہ کچھ ہندو احباب بھی شامل ہوئے اور تقریر سن کر کافی متاثر ہوئے۔ علاوہ ازیں سرکل کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا:

جماعت احمدیہ دیودرگ، جماعت احمدیہ دیونکی، جماعت احمدیہ کلّور، جماعت احمدیہ ہارڈا، جماعت احمدیہ ہیر کلچی، جماعت احمدیہ کاگنور، جماعت احمدیہ ہیر بنی مٹی، جماعت احمدیہ کتے بنور، جماعت احمدیہ بلوٹگی، جماعت احمدیہ بنی گوڑ، جماعت احمدیہ گرگیری، جماعت احمدیہ ہوسور، جماعت احمدیہ بینکل۔

دھول پور: (از طاہر احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ) سرکل دھول پور کی ان جماعتوں میں جلسہ یومِ مسیح موعود منعقد کیا گیا: مذبور، ابھوڑہ، طاخہ، اذان سونکھ، سوگر، بیرون،

پروگرم پلاٹینم جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ہاری پارہ گام (از ادریس احمد قائد مجلس) الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام نے مورخہ ۵، ۶ مارچ کو پلاٹینم جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت شاندار پروگرام کا انعقاد کیا۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا بعدہ مختلف علمی ورزشی پروگرام کرائے گئے۔ آخر پر نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام میں انعامات بھی تقسیم کرائے گئے۔

کرناٹک (از مصور احمد ڈنڈوئی زونل قائد شمالی کرناٹک) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پلاٹینم جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت مورخہ ۳ مارچ کو بعد نماز فجر مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کے زیر اہتمام کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں کل 8 ٹیموں نے حصہ لیا۔ یہ ٹورنامنٹ challengers chintakunta نے best of

yadgir کو ہرا کر اپنے نام کیا۔آخر پر مکرم اسد سلطان غوری زونل امیر نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

کانپور: (از اطہر منور صدیقی قائد مجلس) ماہ فروری میں پلاٹینم جوبلی کی مناسبت سے علمی وورزشی مقابل جات منعقد کئے گئے۔مہمان خصوصی کے طور پر مکرم مقصود احمد بھٹی زونل امیر نے شرکت کی۔حسن قراءت،نظم خوانی تقاریر، پیغام رسانی،مشاہدہ معائنہ اور مختلف ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد عمل میں آیا۔بعد نماز مغرب 4فروری کو اس مناسبت سے ایک باوقار جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔اس موقعہ پر مسجد میں ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا۔تمام پروگراموں کے لئے انصار، خدام، اطفال اور لجنہ و ناصرات نے بھرپور تعاون کیا۔

ناصر آباد، کشمیر(از امتیاز احمد قائد مجلس) مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کی طرف سے ماہ فروری میں پلیٹینم جوبلی خدام الاحمدیہ کے تحت ۳ فروری کو ایک عظیم الشان اجلاس منعقد کیا گیا،اسی کے تحت مورخہ ۴ فروری کو دو بکروں کی قربانی بھی دی گئی۔مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد بھی کیا گیا۔ماہ فروری میں ہی برف سے راستے بندھ ہونے پر خدام نے وقار عمل کے ذریعہ راستوں کی صفائی بھی کی اور مسجد کی چھت سے بھی برف صاف کی۔اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائیں۔

ملکی رپورٹیں

رائن ھلی ساوتھ کرناٹک (از شیخ برھان احمد مبلغ سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرکل رائن ھلی کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ سیرت النبی ﷺ بڑے شاندار طریق سے منعقد کیا گیا۔علماء نے سیرت رسول ﷺ کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالی۔:

جماعت احمدیہ رائن ھلی ،کوگنور، کونیکہ،نندی بیور،تولّی اور ھبال۔اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کے بہترین نتائج مرتب فرمائیں۔

ہاری پارہ گام (از ادریس احمد قائد مجلس) ماہ فروری میں دو خدام نے خون کا عطیہ دیا،اب تک کل ۶ خدام نے مختلف مواقعہ پر خون کا عطیہ دیا ہے۔

یادگیر: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۳ مارچ بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ یادگیر میں مکرم مصور احمد صاحب دانڈوتی زونل قائد شمالی کرناٹک کے زیر صدارت تمام قائدین شمالی کرناٹک اور زونل مجلس عاملہ و مقامی مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ یادگیر و معلمین و مبلغین کرام کے ساتھ ریفریشر کورس منعقد کیا گیا۔

قادیان: (از مہتمم مقامی قادیان) مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر انتظام مختلف تبلیغی پروگرام ہر ماہ منعقد کئے جارہے ہیں۔اسی سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مبارک کے تحت ایک منظم اور نہایت کامیاب تبلیغی پرگرام منعقد کیا گیا۔جس میں آٹھ افراد پر مشتمل دو ٹیموں نے بٹالہ کے مختلف سکولز، کالجز میں جاکر وہاں موجود سٹاف اور طلباء میں جماعتی تعارف کروایا اور لٹریچر تقسیم کیا۔تمام جگہوں سے ماشاء اللہ بہت اچھا رسپانس ملا۔اسی طرح ہمارے ایک خادم مکرم عدیل احمد صاحب خادم مورخہ یکم مارچ کو جالندھر جاکر lovely professional university کے بعض پروفیسر صاحبان اور دیگر اسٹاف ممبران اور طلباء کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہچانے کا موقعہ ملا اس دوران انہوں نے وہاں لائبریری کے لیے کچھ جماعتی کتب بھی دی اور لیف لیٹ بھی تقسیم کئے۔اللہ تعالیٰ ہماری ان مساعی کو قبول فرمائیں اور اس کے بہتر نتائج بھی دیکھائیں۔

(از عدیل احمد خادم ناظم اشاعت) ماہ مارچ میں تین میٹنگز منعقد ہوئیں جن میں ایک میٹنگ نماز کی اہمیت پر ہوئی۔2 مارچ کو حلقہ طاہر کی جانب سے ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔حلقہ نور نے 5 مارچ کو ایک کلوجمیعا کا انعقاد کیا۔دوران ماہ دو بک اسٹال لگائے گئے۔پہلا بک اسٹال 7 مارچ ک و گورداسپور میں اور دوسرا بک اسٹال 15 مارچ کو لدھیانہ میں لگایا گیا۔تبلیغی پروگراموں میں 2500 سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔7 مارچ کو احمدیہ گراونڈ میں کھانا خزانہ کا انعقاد عمل میں آیا۔16 مارچ کو زیر صدارت مکرم غلام قادر صاحب درویش حلقہ مبارک میں ایک تبلیغی اجلاس

منعقد ہوا۔شعبہ خدمت خلق کے تحت غرباء ومساکین کو1800 روپے کی امداد دی گئی۔اسی طرح سے قادیان سے گزرنے والے سنگ کے دوران ایک فری طبی کیمپ بھی لگایا گیا۔

(از تبریز احمد سلیچہ ناظم اطفال) مورخہ 22 مارچ کو World Water Day کے موقعہ پر پانی کی اہمیت کے پیش نظر بعد نماز عصر ایک walk کرائی گئی۔بعدہ احمدیہ مرکزی لائبریری میں مکرم نور الامین صاحب کے تعاون سے ایک دلچسپ ڈاکیومنٹری دکھانے کا پروگرام منعقد کیا گیا اور اس کے بعد ایک سوال وجواب کا]روگرام بھی منعقد ہوا۔مورخہ 8 اپریل کو احمدیہ گراونڈ میں قادیان کے اطفال کا مفت طبی معائنہ کرایا گیا۔تین ڈاکٹر صاحبان نے 100 سے زائد اطفال کا معائنہ کیا۔اس موقعہ پر ہومیوپیتھی ادویات کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔اس کیمپ کی خبریں اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔

امرتسر، پنجاب: (از سرور احمد سیکریٹری تبلیغ) مورخہ 7 اپریل کو M K ہوٹل میں ایک انڈو پاک پروگرام منعقد ہوا۔اس مناسبت سے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بک اسٹال لگایا گیا۔جس میں چار ہزار سے زائد فری لٹریچر تقسیم ہوا اور سات ہزار سے زائد کی کتب فروخت ہوئیں۔

درّہ دلیاں، پونچھ: (از فاروق احمد نگران معلمین) مکرم عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد شمالی ہند کی آمد پر جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔اس موقعہ پر مکرم اورنگ زیب راتھر صاحب زونل امیر پونچھ بھی موجود تھے۔

سکندرآباد (از حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ) مورخہ ۲۳ مارچ کو بعد نماز عصر تا مغرب احمدیہ مسجد نور سکندر آباد میں مکرم عبداللہ صاحب امیر جماعت کی صدارت میں جلسہ بین المذاہب پیس سمپوزم کا انعقاد کیا گیا۔اس جلسہ میں مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب (جماعت احمدیہ)، جناب اے۔گری پرساد گوروجی (ہندو مذہب)، جناب سردار نانک سنگھ صاحب نشتر (سکھ مذہب)، جناب S.N.C راما کرشنا چاریولو صاحب (بدازم)، پنڈت R جیوتی سری صاحبہ (آریہ سماج) نے اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کرتے ہوئے تقاریر کی۔آخر پر صدر اجلاس نے دُعا کرائی اور تمام مقررین کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔اس اجلاس کی کل حاضری ۲۰۰ تھی آخر پر تمام حاضرین کے تواضع کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

بنگلور (از بشارت احمد معتمد) مورخہ ۳۰،۳۱ مارچ کو خدام الاحمدیہ بنگلور کے ۸ ممبران نے بنگلور سے ملحقہ بعض جماعتوں ک دورہ کیا اور وہان افراد جماعت سے ملاقات کی اور اجلاسات منعقد کروائے اور غریب اور نادار افراد میں کپڑے بھی تقسیم کئے۔

لکھنوء (از سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ) مورخہ ۷ فروری کو مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم وسیم احمد صاحب خان نائب ناظر دعوت الی اللہ قادیان سے لکھنوء ایک تفصیلی دورہ کے لئے آے اس دوران ان صاحبان نے معلمین اور مبلغین کرام کے ساتھ میٹنگ کی۔جماعتوں مین جا جا کر جائزہ لیا۔احباب جماعت سے ملاقاتیں کی اور تبلیغی اور تربیتی اجلاسات کرائے۔اس دوران ایک شخص کو جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی بھی توفیق ملی یہ شخص کافی سال سے زیر تبلیغ تھا سب باتوں پر متفق تھا بس امام مہدی کو ماننے پر انکاری تھا۔بس محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب یہ جماعت میں شامل ہو گیا ہے اور بیعت کر لی ہے اسکے ثابت قدم رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

ضروری گزارش

پلاٹینم جوبلی کے تمام علمی، ورزشی تبلیغی وتربیتی پروگرام منعقد کرنے کے سلسلہ میں تمام قائدین سے گزارش ہے کہ وہ مستعدی کے ساتھ ان تمام پروگراموں کا انعقاد کریں۔ اس سلسلہ میں تفصیلی پروگرام کا سرکلر ارسال کیا جا چکا ہے۔ ان تمام پروگراموں کے انعقاد کے بعد مرکزی دفتر میں اپنی رپورٹ ضرور ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

SUCCESS INDIA
PROMOTERS (PVT) LTD.,

White House, #11, Cholan Nagar, Kuniamuthur
Coimbatore - 641008, Ph : 0422 3227229
Fax : 0422 2252441
e-mail : successindia.net@gmail.com

www.successindia.net

Prop. Sk. Ejaz Ahmed
ROSHNI COMMUNICATION
Salandi by-pass, Bhadrak - 756100

Deals in :- Electronics, Mobile, Mobile Card & Accessories, Xerox, Dish, Digital TV, Sun TV, Renewal
Mob. : 9937072553, 9438097724, 9861712645, 9853499506

Love For All Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

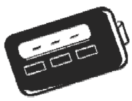

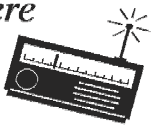

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

AQS Digital Pvt. Ltd.
www.laptopsparesandservices.com

We also Conduct
Laptop Chip Level Training &
Data Recovery Training
Contact : Mubarak Ahmad
A/22 Shaheed Nagar, Bhubaneswar,
Odisha-751007 (INDIA)
Ph. No. 0674-2540396, 2548030
Mob : 9438362671, 9337362671, 9937862671
Email: info@laptopsparesandservices.com

us steadfastly seeking knowledge, would ultimately believe in God even if he were an atheist."

(Kitab-ul-Bariyyah, Ruhani Khaza'in, vol.13,p.55)

" God wills that of all the souls that inhabit the different parts of the world—whether in Europe or Asia—those who possess pure natures should be drawn towards Unity, and His creatures may be united on one faith.This is the aim of God, with which I have been raised.So follow this aim but with tenderness,good manners and fervent prayers.Until God raises someone with the Holy Spirit, you should continue to work together after I have gone.

(Al-Wasiyyat, Ruhani Khaza'in, vol.20,pp.306-307)

" What is needed today is not the sword but the pen.As a result of the doubts which our opponents have raised concerning Islam, and the assault that they have planned to mount against the true religion revealed by God Almighty, using all the ploys of science and other methods available to them, I have been drawn to think that I should equip myself with the armament of the pen and enter the arena of science and intellectual progress to demonstrate the spiritual valour and inner power of Islam.I was not myself fitted for this field, but the grace and limitless bounty of God desires that the honor of His faith should be demonstrated at the hands of a humble one like me"

(Malfuzat, vol.1,pp.59-60)

(send for publication by Kashif Khalid)

Mohammad Shareef
Ph : 9447617679
9447069940
For all type of Tools
Need Equipments

Pulliman Jn., Karunagappally, Kerala.

Chief Instructor
Shihan Abdul Quadir
(Black-Belt 5th Dan)

Ph. : (O) 2286-6110
Mob. : 9748185367
g_tma@yahoo.co.in
TEMPLE OF MARTIAL ARTS
W/B Govt. Regd. No. S/95035
International Sports Karate Association
Membership No. : I99/2025
Affiliated to
Japan - Okinawa Karate do shorin ryu ryukyukan
karate kubudo federation
All ryuku full contact karate do Association
H.O. 7, Crematorium Street, Kolkata - 700014

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER

Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

THE PURPOSE OF THE ADVENT OF THE PROMISED MESSIAH

(Extracts from the writings of the Promised Messiah Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani[as])

"The main purpose of the advent of Prophets in this world and the grand objective of their teaching and preaching is that mankind should recognize God Almighty and should be delivered from the life which leads to hell and ruin and which is known as the life of sin. In fact, this is the most important objective before them. Now that God Almighty has established a dispensation and has raised me, the same purpose which is common to all Prophets[as] also the purpose of my coming, namely, that I wish not only to tell the world what God is, but I actually want them to see Him, and to show them the way of desisting from sin."(Malfuzat, vol.3,p.11)

"I have been sent so that truth and faith may be revived and righteousness may inspire the hearts. This is the purpose of my advent. I have been told that heaven will once more come near the earth after it had moved far away. These are the reforms that I have to bring about and these are the tasks for which I have been sent."

(Kitab-ul-Bariyyah, Ruhani Khaza'in, vol.13,pp. 293,footnote)

"The task for which God has appointed me is that I should remove the malaise that afflicts the relationship between God and His creatures and restore the relationship of love and sincerity between them. Through the proclamation of truth and by putting an end to religious conflicts, I should bring about peace and manifest the Divine verities that have become hidden from the eyes of the world."

(Lecture Lahore, Ruhani Khaza'in, and vol.20,p.180)

"God has sent me into the world so that through gentleness, love, and kindness, I should draw people who have gone astray towards God and His holy guidance,and should enable them to tread the right path with the Divine light that has been bestowed upon me."

(Tiryaq-ul-Qulub, Ruhani Khaza'in, vol.15,pp.143-144)

" If you are honest, then be thankful and fall prostrate with gratitude that you have found the time which was awaited by your ancestors, and longing for which countless souls have passed on to the next life.It is for you now to value it and take advantage of it or to ignore it. I shall state it repeatedly and cannot restrain myself from announcing that I am the one who has been sent at the proper time for the reform of mankind so that faith might be re-established in the hearts of people."

(Fat-he-Islam, Ruhani Khaza'in, vol.3,pp.7-8)

" God Almighty has raised me to bear witness against the Christians of this age and has commanded me to proclaim that the deification of the Son of Maryam is a false doctrine and amounts to the denial of God.He has honored me with His converse, has sent me with many signs, and has displayed many miracles in my support.By His grace and bounty, our company is such as leads to God.I believe that he, who stays in this company for a time with a pure and holy intent and remains with

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کشمیر کے اطفال
وقارِ عمل میں مصروف

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کشمیر کے خدام
ایک وقارِ عمل میں برف ہٹاتے ہوئے

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

Dr. Nasir Ahmad
Ph : 0476-2622460
Mob. : 9388594809
Ahmed Ayurveda Dispensary
Safar Ahmed 9388305654
M. Abubaker 9388305556
Best Compliments From :
A. R. Enterprises
Pulliman Jn., Karunagappally, Kerala.
Dealer of Industrial and Medical grade Gases

سالانہ مرکزی اجتماعات کی تاریخیں

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت	28،29،30/ستمبر 2013ء	بروز ہفتہ، اتوار، سوموار۔
سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ	1،2،3/اکتوبر 2013ء	بروز منگل، بدھ، جمعرات۔
سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ	1،2،3/اکتوبر 2013ء	بروز منگل، بدھ، جمعرات۔

ذیلی تنظیمات کے ممبران و ممبرات اس اجتماع میں ضرور شرکت کریں اور ابھی سے اجتماع کی تیاری کریں۔ (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور، کرناٹک کے خدام غرباء میں کپڑے
تقسیم کرنے کے لئے روانہ ہونے سے قبل تصویر کھچواتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور، بہار میں منعقد میڈیکل کیمپ
کے موقعہ پر منعقد پروگرام کا منظر

جمشید پور، جھارکھنڈ میں منعقد
تربیتی کیمپ کا منظر

جماعت احمدیہ ھبلی، کرناٹک میں منعقد
جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کا منظر

مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاریگام، کشمیر کے خدام
ورزشی مقابلہ جات کے دوران رسہ کشی کے مقابلہ میں حصہ لیتے ہوئے

پلاٹینم جوبلی ریفریشر کورس شمالی کرناٹک کے موقعہ پر مکرم مصور ڈنڈوتی صاحب
زونل قائد زونل مجلس عاملہ وزونل قائدین کو شعبہ جات کا تعارف کرواتے ہوئے

درّہ دلیہ پونچھ، جموں کشمیر میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا منظر

پلاٹینم جوبلی کی مناسبت سے ساؤتھ زون تامل ناڈو میں منعقد بک بینک کا منظر

بھاگلپور، بہار میں منعقد میڈیکل کیمپ کا منظر

امروہہ، یوپی میں منعقد جلسہ یومِ مسیح موعودؑ کا منظر

APL کرکٹ ٹورنامنٹ شمالی کرناٹک کے موقعہ پر
شریک ہونے والی ٹیموں میں یادگاری سرٹیفکیٹ کی تقسیم کی تقریب

یادگیر ڈسٹرکٹ سٹیڈیم میں مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک کے زیراہتمام
خدام مثالی وقارِ عمل کرتے ہوئے

Registered with Registrar of Newspapers of India at No. **38951/82** Postal Registration No : **Pb L/P/GDP-18/12** for the calendar years **2013** to **2015**

Monthly MISHKAT Qadian

Rs. 20/-

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

Ph: (91)1872-220139 Fax: 222139 E-mail : mishkat_qadian@yahoo.com

Chairman : Hafiz Makhdoom Sharif

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph : 09878047444

Vol : 32 | May 2013 C.E. Hijrat 1392 H.S | Issue : 05

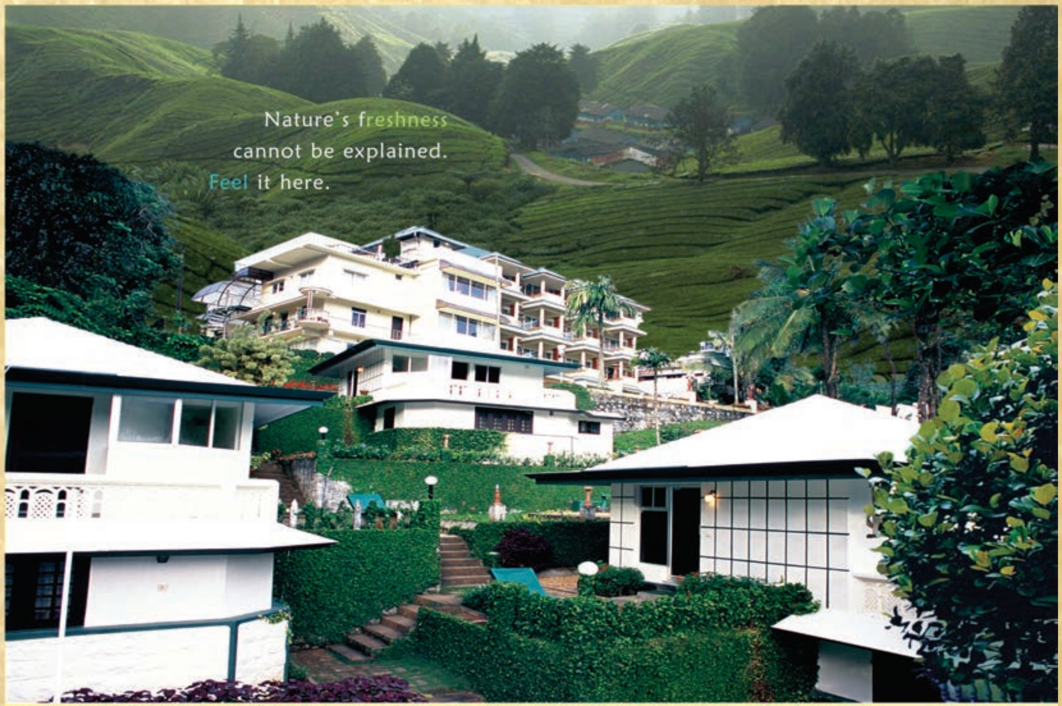

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com